

# هُوَ الْهَادِي

از نون رسالہ عجائب و غرائب و فہرست و فہرست و فہرست  
حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسماعیل علیہ السلام و حضرت یوسف علیہ السلام و حضرت داود علیہ السلام و حضرت سلیمان علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت محمد علیہ السلام و حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

## منبع الاحسان

## ذکر و فانی الخزانہ

مولفہ عاشق رسول خدا پیر و سنن و ہدایت قبول انس و جان  
معاونہ حاجی غلام محمد با و یعلی خان لکھنوی سلمہ اللہ تعالیٰ

مطبع ناہی لکھنوی طبع ہوا  
سنہ ۱۲۸۰ ہجری

# فہرست منبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان

صفحہ	مضمون
۱	دیباچہ -
۲	معانی آئینہ کریمہ انگلیست اسح کے بیان میں -
۴	بیان نزول آئینہ کریمہ الیوم اکرم اور سورہ اذہجار کا ترجمہ الوداع میں -
۳	بیان میں اس بات کے کہ حضور کے حیات اور ممات میں کیا فرق ہے -
۶	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ہجرت کرنا ملک شام کے جانب فراق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں -
۷	واپس آنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ملک شام سے دیار محبوب میں -
۸	بیان حال وفات شریف -
۹	وصیت فرمانا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا -
۱۰	وماتہ معصرت فرمانا واسطی اہل بیت اور شہدائے الجوع -
۱۳	بیان مرض الموت میں -
۱۴	علم فرمانا سرور عالم کا حضرت مدین اکبر رضی اللہ عنہ کو امامت کا -
۲۱	ہار و دم وصیت فرمانا امامت کو -
۲۴	مسواک طلب فرمانا سرور عالم کا وقت وصال کے اور ملنا عالمین حبیب رسول کا حبیب اسے -
۲۵	نازل ہونا حضرت حمیر بن اوس کا واسطے حیات کے جانب رب العزت سے -
۲۶	حاضر ہونا حضرت عزرائیل واسطے حصول اہوازت جہنم روح پر فتوح کے -
۳۳	وصیت فرمانا ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کو رضوان اللہ تعالیٰ یوم القیام -
۳۴	نازل ہونا حضرت جبریل علیہ السلام کا بشارت معصرت ائمہ خورشید کے -
۳۶	نازل ہونا امامان اور انصار کا بطریق تعزیت کے -
۳۷	حال نذر ہونا عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غم مفارقت میں -
۴۰	تجویز اور تملیض وغیرہ کے بیان میں -
۴۳	بیان اولن آیات جو وقت و دفن اور بعد دفن شریف کے مزار پر انوار -
۴۸	خاتمہ کتاب - دائرہ نسب

بِسْمِ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ

اَحْمَدُ لَكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ  
وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ دَانَ الذِّبْنُ يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا  
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي خُطْبَائِهِ وَلَوْلَا خَيْرٌ فَكَيْدًا لَّكَ مِنَ الْكَاوِلِ وَهُوَ

سَخِيٌّ فِي قَبْرِهِ وَعَلَى آلِهِ وَوَحْيِهِ

رسول اعظمی مسند نشین قلب تو منی  
مع اگوهر و الانزا و جد حسینی  
شفیع الامتی عالم نوازی قمر العینی

زهرا شایب سید مقبول کو منی  
نخستین جلو حسن قدیمی عالم را  
محیط رستی دریا و جوی غرن فیضی

انما الفنون والقلل هم لک  
مرحوم بر دل خرابم ده  
ایک علیک تو صد سلام مرا

یا نبی الله السلام علیک  
بسلام آدم جوابم ده  
بس بود جاه و چشم مرا

اللهم صل وسلم وبارک علیه الله تعالی جلشانه فرماتایم این عزیز جیب کریم علیه الصلوٰة و التسلیم

فہم سہانی کی کریمہ ایک میت ان کے بیان میں

فہم بیان فرمائی کہ کریمہ الیہ السلام کی میت ان کے بیان میں

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَنْتُمْ مَيِّتُونَ تم ایک میت ہو اور وہ سب یعنی خلق ایک میت ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیہ شریفہ میں حضور کی وفات شریف کو علیہ و فرمایا اور ہماری سب کی موت کو جہد ادا کر گیا تاکہ ظاہر و باطن کے حضور کی وفات ہماری سی موت نہیں ہے جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت ہماری سی خلقت نہیں ہے اگر حضور کی وفات ہماری سی موت ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس مقام پر لفظ موت کو دو بار نہ ارشاد کرتا فرمادیتا کہ تم اور وہ سب میت ہیں اسمیں کلام مختصر ہوتا اور کلام کا مختصر ہونا فصاحت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کتاب پاک کو کمال فصاحت پر نازل کیا ہے پس بڑا نا لفظ میت کا بعد اِنَّكَ کو صاف ظاہر کرتا ہے اس مدعا کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا مضمون کچھ اور ہی ہے علمائے محققین کے نزدیک حضور کی وفات کا مضمون اس قدر ہے جیسی یاد شاہ عادل دہلوی عام میں امورات رعایا کی اصلاح ہر نوع کی کر کے تخلیک کرے اپنی آسائش کی واسطے اور اپنی حصول لذت میں مصروف ہو مگر اس وقت ہی بسبب شان عدالت اور رحمت کے رعایا کی طرف اس کو ایک نوع کی توجہ رہتی ہے لیکن اس وقت میں سب خاص الخواص ہر ایک باریاب نہیں ہو سکتا ہے اس طرح جناب سید عالم کی حیات ظاہری دربار عام تھا حضور نے اوسمیں ہماری ہر قسم کی اطلاع فرمائی اور راہ راست ہم کو خدا کے ملنے کی تعلیم کی جب سب کام امت کو پورے کر دیے تو حجۃ الوداع میں اللہ تعالیٰ نے تکمیل دین کی خبر دی یعنی یہ آیہ کریمہ نازل کی اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ تا آخر آیہ یعنی آج کے دن ہمارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا جناب سید عالم اور بعض خواص صحابہ سمجھ گم کر رہے دین پورا ہو چکا زمانہ آپ کو پر دو کرنے کا قریب آ گیا اور جناب الہی نے اوسو ایام حج میں منامیں سورہ شریفہ اِنَّكُمْ تَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَالْفَتْحَ کو نازل فرمایا اس سورہ پاک کا مضمون یہ

جب آگئی مدد اللہ کی اور فتح اور یکما تمیز آدمیوں کو کہ داخل ہوتے ہیں اللہ کے دین میں لشکر کے لشکر پس تسبیح کرتے ساتھ اپنی رب کو حمد کی اور استغفار کر کے تحقیق وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے خوب ظاہر کر دیا کہ تمہارے ظاہر کر نیسری غرض تھی دین حق کا ظاہر کرنا اور پسلا نا وہ غرض پوری ہو گئی دین پھیل گیا اور لاکھوں آدمی مسلمان ہو گئے اور عظمت اور شوکت اسلام کا حقہ ظاہر ہو گئی اب اللہ کی عبادت میں مشغول رہو یہ اشارہ ہے اسکا کہ اب تخلیک کرو چو نکہ جناب سید عالم سچے عاشق ہیں اللہ کے مثل آپ کو کوئی خدا کا عاشق نہیں ہے اور آیہ قرآنی سے ثابت ہے کہ خدا کے دوستوں کو جو سچ ہیں موت کی تمنا ہوتی ہے اس واسطے کہ انبیاء سید عالم کو محبوب سید عالم محبوب کو پسند ہوتا ہے جناب سرور عالم چونکہ سردار ہیں اللہ کے دوستوں کے اور سید الصادقین ہیں لہذا حضور نے ہی آخرت کو پسند کیا اور تخلیہ فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں جیسے حیات دنیا میں زندہ تھے اور بقیہ واسکے آیہ کریمہ وَلَا تَحْزَنْ خَلْقَ الْآلَمِ مِنَ الْكُفَّارِ میں ہر آن میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترقی نہا ہے مضمون کمی کا حضور کی نسبت میں ہونہیں سکتا اس واسطے کہ صریح خلاف ہے آیہ موصوفہ کی البتہ اس قدر مضمون ہے کہ آپ بسبب تخلیک کے بجز ان خاص الخواص کے ہر ایک حضور میں باریاب نہیں ہو سکتا ہے اور نیز جناب سرور عالم کو خدا کی یاد میں استغراق غالب ہے اور یہ کیفیت معلوم ہوتی ہے جو نزول وحی کی وقت ہو کرتی تھی اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل و شرف میں نہ پایا ہے مشکوٰۃ شریف میں بسند ابو داؤد و ابی یحییٰ کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہادت فرماتے ہیں کہ میں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن سے کوئی سلام پہنچوا لا مجاہد مگر پہنچتا ہے اللہ روح میری یہاں تک کہ جواب دیتا ہوں سلام کہ نبی الون کو سلام کا

فی بیان میں اس بات کے حضور کی حیات اور عبادت میں کیا فرق ہے

مراد یہاں روح کے پھیر دینے سے یہ ہے کہ بعد وفات شریف کے سرور عالم بچھ الوجہ مشاہد  
 الہی میں مستغرق ہیں جب کوئی امتی صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے اس وقت بجا زارت الہی  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور سلام کا جواب ارشاد فرماتے  
 ہیں اور اگر مراد اس سے زندگی بعد موت کے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطہ سے  
 موت لازم آوے اور یہ صریح خلاف ہر قرآن مجید کے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سوؤ ذخائر  
 مومنین کے وصف میں ارشاد فرماتا ہے لَا يَكْفُرُ قَوْلًا فِيهَا الْمَوْتِ إِلَّا الْمَوْتُ الْأَوَّلَى  
 نہ چکھیں گے پہلے اوس جہان کے موت سوا پہلی موت کے تفسیر یہ کہ میں مَوْتِ الْأَوَّلَى  
 کی تفسیر میں لکھا ہے وہ موت کہ چکھ چکھیں اوسکو دنیا میں یعنی سوائے اوس موت کے  
 جو دنیا میں ہو چکی دوسری موت اونی کو نہوگی پس جب مومنین کیواسطے سوا پہلی موت دنیا کو  
 دوسری موت نہیں ہے تو جناب سید عالم کی نسبت میں کب یہ ممکن ہے اور شیخ حدیث  
 دہلوی نے اس حدیث کے ترجمہ میں لکھا ہے اس جگہ اشکال لاتے ہیں کہ مضمون مخالف  
 حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر نزع میں اس واسطے کہ پھر ناروح کا آنحضرت پر  
 سلام کیوقت میں دلالت رکھتا ہے مفارقت روح پر حضرت صلی اللہ وسلم کے جسم شریف سے  
 بعض اوقات میں اور جو ابے تیر میں یعنی علماء امت کہ مراد عود روح سے نہ عود کرنا اوسکا ہر  
 بچ بدن کے بعد مفارقت کے بلکہ افاقہ اور توجہ اوسکا ہے اس عالم کی طرف اور سنا  
 صلوٰۃ اور سلام امت کا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں ہر نزع میں احوال  
 ملکوت کے ساتھ اور مستغرق ہیں مشاہدہ رب العزت میں جیسا کہ دنیا میں حالت وحی  
 میں ہوتی تھی پس تعبیر کی گئی افاقہ آنحضرت کی اوس مشاہدہ اور استغراق سے ساتھ  
 روروح کے جیسا کہ حدیث معراج میں واقع ہو کر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا

ہو امین و حالیکہ ہون میں مسجد حرام میں پس یہ بیدار ہونا فاقہ اور نکلنا ہے اوس عالم کو مشاہدہ سے نہ خواب ہو جاگن اس واسطے کہ معراج خواب میں نہ تھا او پر مذہب حق کے اور نہ حیات انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اور رد او فکی روح کا بعد افاقت موت کو ہے ایک بار سلسلہ جاری ہو سنت الہی کے اور بعد اوس کوئی زمانہ مالی نہیں ہے اور مفارقت روح کی اور صلوٰۃ اور سلام است سرچھڑا اور سکا مرقۃ بقا آخر مکر عذاب کرنے میں داخل ہے واجب ہو تترنیز حیات عزت اور کرامت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس سے پس چاہیے کہ ہمیشہ حیات میں رہیں ختم ہو کلام شیعہ کا اور بیان حیات سرور عالم کا رسائل میلاد شریف میں ہو چکا ہے بدین وجہ بیان اسیتقدیر پر کشف الکی اور نبی کریم چونکہ ہمارے اوپر رؤف اور رحیم ہیں لہذا ہر فعل حضور کا ہمارے واسطے سبب فلاح اور نجات ہو جیسا کہ تشریف آوری نبی کریم ہمارے حق میں رحمت اور خیر ہے کہ کمالا ہو مظلومت سر اور پنچا یا نور کی طرف اور کہول یہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اور ہر طرح کا سامان نجات کا ہمارے واسطے جمع کر دیا اسید طرح سے وفات فرمانا بھی حضور کا ہمارے حق میں رحمت ہی تاکہ اوس عالم میں بھی امت گنہگار نہ ہو واسطے راحت کو اسباب مہیا فرماوین چنانچہ حدیث شریف ہے صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سر مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنائیں نے کہ فرماتے تھے کہ جس شخص کے میری امت سر دو فطر ہوں گے یعنی دو لڑکے نابالغ اوسکو مرے ہوگا اللہ تعالیٰ اوسکو انوار و نور و بہشتین داخل کریگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کا ثلوی فطر نہوا و سکا کیا حال ہوگا فرمایا حضور نے میں فطر ہوں اپنی امت کا ہرگز مصیبت رسید نہ ہوگا مثل میری مصیبت کے یعنی میرے فراق سے زیادہ کوئی غم و فکر واسطے نہیں ہے

اور فرماؤ سکو کھتری بن کہ جس کو قافلہ سے آگے روانہ کرو تو یہاں تاکہ منزل پر جا قافلہ کے واسطے  
 سامان مہیا کر لو اور نیز جب طرہ ولادت باسعادت کی مسرت سبب نجات ہو عذاب آخرت سے واسطے  
 واقعہ جانکاو وفات حضرت نبوی کو یاد کر کے رونا اور راندو ہنا کس ہونا ہی باعث مغفرت ہو چنانچہ  
 مروی ہے کہ بعد وفات جناب سید کائنات کے ایک جماعت صحابہ نے بسبب کمال حزن کے  
 سکونت مدینہ منورہ کو چھوڑ دیا اور سب سے بڑے جمال باکمال محمدی مدینہ دیکھا انگلیا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ہی جانب شام سفر کا راہ دیا کیا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم یہاں رہو اور جو کام حضرت  
 زما نے بن کرتے تھے اور وسیع کا شغل کرو تو بہتر ہے بلال نے کہا مجھ کو عمل نہیں ہے کہ بے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے یہاں رہوں اگر تم مجھ کو اس واسطے آزاد کیا ہے کہ دنیا میں کوئی نفع تم کو مجھ سے پہنچے جو خدمت  
 تم کو اور سکون میں بجا لاؤں اور اگر مجھ کو بطبع ثواب اخروی آزاد کیا ہے تو مجھ کو خدا پر چھوڑ دو حدیث اکبر  
 روزگار اور فرمایا میں تو بطبع ثواب آزاد کیا ہے اور اسکو دنیا میں نہیں چاہتا ہوں حضرت بلال شام کو  
 تشریف لے گئے اور مدت تک وہاں رہے ایک مرتبہ جناب سید عالم کو خواب میں دیکھا حضور فرمایا  
 عاشق نوازی فرمایا اے بلال تو نے مجھ پر خفا کیا اور میرے جوار سے چلا گیا اب قصد میری زیارت کا  
 کر بلال خواب سو بیدار ہوئے اور شوق زیارت میں مدینہ کو چلا اور اس زمانہ میں جناب سید عالم علیہ السلام  
 نے ہی انتقال فرمایا تھا جب حضرت بلال مدینہ میں پہنچے ہر شخص سے جو ملتا تھا احوال اہلیت نبوت  
 پہنچتے تھے لوگ کہہ تے تھے کہ علی مرتضیٰ اور حسین امداد و اج سطرات سب لوگ خیریت بخیریت اور جناب  
 سید عالم کوئی نہ ملتا تھا جب حضرت بلال آستانہ نبوت پر پہنچے حسین علیہما السلام سے ملاقات  
 ہوئی صاحبزادگان والا تبار کو سلام عرض کیا اور مراتب تعظیم ادا کیے اور خیریت بتایا اب سید  
 نبوت قبول اللہ ریافت کی شاہزادہ کے روزگار اور فرمایا اللہ تجھ کو اجر دے محبت فاکر کا اونٹوں کا  
 ہی اس عالم فانی سے انتقال کیا حضرت بلال یہ سن کر بہت روئے اور کہا اسے جگر گوشہ رسول

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی شہادت کا حکم کیا ہے؟  
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی شہادت کا حکم کیا ہے؟  
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی شہادت کا حکم کیا ہے؟



اُس قدر جلد پہنچ کر گوار سے مل گئیں اور نقل کرتے ہیں حضرت بلالؓ سے اور انکو بعض دوستوں نے  
استدعا کی کہ وقت نماز ظہر کا آگیا ہے کیا خوب ہو اگر تم اذان کہو اور اس بار میں بہت الحاح اور  
مبالغہ کیا حضرت بلالؓ مسجد نبویؐ کی چہت پر چڑھے اور اذان کہی اہل مدینہ جمع ہوئے تاکہ  
اذان اونکی سنیں جب اونہوں نے اشد اکبر کہا مدینہ منورہ کے سب گھروں سے شور و فغان  
بلند ہوا جب اہم مقام پہنچے اشد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
اور آہ و فغان کی تانکہ لڑکیاں گھروں سے نکل آئیں اور رونے لگیں اور وہ دن حضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی وفات شریف کا دن ہو گیا حضرت بلالؓ نے جب اذان سے فراغت کی فرمایا اسی گون  
بشارت ہوئی کہ جو آنکہ حضرت سرور عالمؐ کو روئیں گی آتش و فرخ کو نیکمیں گی صاحبۃ العجب  
اس وایت کو لکھ کر لکھا ہے غنی نہ ہے کہ فیضات حضرت سید عالمؐ کے اہل زمان کے ساتھ مخصوص  
نہیں ہے بلکہ یہ امید واری ہے کہ تمام امت اہل بیت قیامت تک جو حضورؐ کی وفات شریف  
نگاہیں ہو کر اور سرت کرین گے اور در فراق نبویؐ سے گریہ و زاری کریں گے اس حکم میں داخل  
ہو جائیں اس غم جانکاہ کیوہیہ سوز و غم سے عذاب جہنم و نجات پاویں گے اس واسطے کہ وفات حضورؐ تمام  
است کیواسطہ مصیبت ہو جیسا کہ اوپر حدیث و ثواب ہو چکا ہے اللہ صلی و سلم و بارہ علیہ جب  
معلوم ہو چکا کہ فراق نبویؐ سوزناہی سبب نجات ہو تو اب کسی قدر حال پر بلالؓ وفات جناب سید عالمؐ  
مختصر بیان ہوتا ہے موصوفی ہے کہ جب سورۃ اذاجا نازل ہوئی سید عالمؐ جبریلؑ سے فرمایا گویا جھکوا گاہ  
ترسے میں کہ اس عالم کو چھوڑنا چاہیے جبریلؑ نے کہا آپ غم گین نہوں وَلَا اَخِرُ فَوَدِّعُا لَکَیْنِ اَکُوْ  
یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آخر بہتر ہے آپ کو واسطے اول سے اور جناب سید عالمؐ نے اس وقت سوز کا آخرت  
میں کوشش اور اجتہاد صد سوز یاد کیا اور بعض روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد  
نازل ہونے سورۃ اذاجا کے یہ کلمات بہت فرماتے تُوَسَّحُ اَنَّا اَللّٰهُمَّ غَفِرْ لَیْ اَنَّا اَللّٰهُمَّ

التَّحِيُّنُ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ کلمات کیوں بہت فرمایا کرتے ہیں ارشاد کیا اگاہ ہو  
 مجھ کو عالم بقاین بلایا ہے اور رونے لگو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ موت سورتے ہیں  
 مالا لکم اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا ہر لیغفر اللہم انکما تقدما تمہیں کثرت و ما تاخر حضور نے فرمایا  
 فاین حول المظلم و این ضیق القبر وظلمۃ اللحد و این القیۃ و الہول یا شاہ حضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا واسطے تنبیہ امت کو تھا کہ یہ مقتیان اور بلاین پیش آنے والی ہیں اور سورتے نہایت گہرے  
 اور نیز خوف علامت ہر خدا کی شناخت کی جو شخص اس کو سکوچتا ہے وہ ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ  
 خود قرآن مجید میں فرماتا ہے ڈراتے ہیں اللہ سے اور سکنند و نہیں سے جانور و الوہین عبد اللہ ابن مسعود  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سرور عالم نے وفات شریف سے ایک مہینہ پیشتر ہی فاشر  
 خبر دی خواص صحابہ کو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر میں بلایا جب نظر مبارک ہم لوگوں پر پڑی  
 رونے لگا اور پھر یہ حضور کا سبب کمال رحمت اور شفقت کے تھا صحابہ پر اس تصور سے جو شدت الم  
 فراق حضور سے اوں کو پیش آنیوالا تھا اور اس وقت فرمایا مہم جو تم کو اور زندہ رکھو اللہ تعالیٰ ساتھ ہے  
 جمع کرے تم کو اللہ رحم کرے تم کو اللہ نگاہ رکھو تم کو اللہ دوست اور پور کرے تم کو اللہ جگہ دے تم کو اللہ  
 سلامت رکھو تم کو اللہ رزق دے تم کو اللہ فرمایا ہے شیخ نے مدارج میں کہ یہ دعا اگرچہ بظاہر صحابہ کی جانب  
 متوجہ ہے کہ حضور میں حاضر تھے لیکن حقیقت میں تمام امت کو شامل ہوگی اور تمام خطابات شرع کا  
 یہی حکم ہے الغرض بعد دعا کے فرمایا رسول کریم نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو تقویٰ کی اور خدا سے  
 ڈرنے کی اور تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اور اپنا خلیفہ کرتا ہوں اور ڈالتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کو عتاب سے  
 اور عین اوسکی طرف سے ڈرانے والا ہوں تم کو چاہیے علو اور عتوا اور تکبر اللہ تعالیٰ پر اوسکی بندہ  
 اور ملکوں اور میان میں نہ کرنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنَحْبِهِمْ  
 آذِنَ الَّذِينَ يَمُرُّونَ عَلَىٰ خِيَابِهِمْ فَهُم يَدْعُونَ عَلَيْكَ وَالَّذِينَ لَا يَحْمِلُونَ كِبَاسَ الثَّوَابِ وَلَا يُفِيضُونَ فِي الْأَنْبِيَاءِ

فہمیت فرمادے اور عالم علی علیہ السلام  
 صحابہ کرام علیہم السلام

ہمنا یسرو لوگوں کو واسطے کہ زمین میں اپنی بڑائی اور فساد نہیں کرتے ہیں اور عاقبت پر سہ کاروں کی طرح  
 ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اَلْکَیْسَ فِی جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلشَّکِیْنِ یعنی تکبر کرنے والوں کی جگہ جہنم میں ہے  
 ابن مسعود کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی وفات کب ہوگی فرمایا زمانہ فراق  
 قریب پہنچا ہے اور وقت پھر نے کامیاب خدا اور سدرہ منتہی اور جنت مامویٰ اور رفیق اعلیٰ کو  
 قریب آتا ہے عرض کیا ہمنا یا رسول اللہ غسل آپ کو کون دے فرمایا مردان اہلبیت میرے اور  
 وہ شخص جو مجھ سے قربت رکھتا ہے عرض کیا ہمنا یا رسول اللہ کس کپڑے کا آپ کو کفن دین فرمایا  
 اس جامہ میں جو میں پہن رہا ہوں اور اگر چاہنا جامہ مصری یا عثمینی یا جامہ سفید کا کفن دینا پوچھا ہے  
 یا رسول اللہ نماز آپ پر کون کون پڑھے اور ہم لوگ رونے لگے جناب سید عالم ہی رو دیے اور  
 فرمایا صبر کرو اور گریہ و زاری نہ کرو رحمت کرے خداے تعالیٰ تم پر اور تمہارے گناہ بخشو اور جزا  
 خیر دے تم کو تمہارے رسول کی طرف سے جب مجھ کو نماز کا کفن پہنا یا میری قبر کے کنارے اس میں  
 مجھ کو رکھ دینا اور تھوڑی دیر کے بعد اس طرح چلے جانا چلو سب میرے اور دست جبریل مجھ پر نماز پڑھو گا  
 بعد ازیں میکائیل اوسکو بعد اسرافیل اوسکو بعد ملک الموت ایک بڑے گروہ ملا کہ کے ساتھ اور ایک  
 روایت میں ہے کہ اول میرا رب مجھ پر نماز پڑھے گا یعنی اپنی رحمت خاص بھیجے گا بعد ازیں جبریل بھیجے گا  
 بہ ترتیب مذکور بعد اوسکو تم لوگ گروہ گروہ اگر نماز پڑھنا اور مجھ کو ان دنوں ساتھ فرماؤ اور نوحہ کرو اور  
 چاہیے کہ ابتدا سے نماز مجھ پر مردان اہلبیت میرے کریں بعد ازاں اہلبیت نماز پڑھیں بعد اوسکو  
 کل صحابہ اور جو میرے یا مجھ سے غائب ہیں ان کو سلام پہنچاؤ اور جو شخص میرے دین کی پیروی  
 کرے اور میری سنت کی متابعت کرے اوسکو بھی میرے جانب سے سلام پہنچانا

بر تو ہم بر اکل و صحبت تمام

صد سلام از ماہر دم صبح و شام

یک علیک از تو صد سلام مرا

بس بود جاہ و احتشام مرا

اور وہی ہے کہ نبی کریم ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا جبریل سے دور کرتے تھے سال وفات میں حضور نے دو مرتبہ پڑھا اور ہر سال رمضان شریف میں ایک عشرہ اعتکاف فرماتے تھے اور اس سال رمضان میں دو عشرہ اعتکاف کیا اور غازی پڑھی حضور نے شہداء احمد پر شہادت کی آیت بعد یعنی اذکروا واسطے دعائے مغفرت کی بعد منبہ شریف پر کھڑی ہوئے اور فرمایا میں تمہارا فرما ہوں یعنی آگے چلنا والا تمہارا اور گواہ ہوں تم پر اور تمہاری جاسے وعدہ خوش کہنے اور میں اسکو دیکھتا ہوں درحالیکہ بیان کھڑا ہوں اور وہی گئی ہیں مجھکو گنجیان زمین کی یہ اشارہ ہوتی بلا واسطہ اسی واسطے بعد اسکو فرمایا میں اس امر سے نہیں ڈرتا ہوں کہ تم بعد میرے مشرک ہو جاؤ گے لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم کو دنیا کی طرف رغبت ہو جاوے اور ہلاک ہو اور فتنہ میں نہ چاؤ اور اسی سال آخر ماہ صفر میں سید عالم مامور ہوئے کہ اہل یقیع کیواسطے دعائے مغفرت کریں چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شب کو حضور میرے گھر میں تھوڑے میں سوئی تھی جب بیدار ہوئی حضرت کو مابہ خواب میں نہ پایا میں بھی حضرت کو پیچھے باہر نکلی دیکھا میں نے کہ سید عالم یقیع میں تشریف لیگے اور فرمایا السلام علیکم دار قوم مؤمنین تم ہمارے واسطے پیش رو ہو اور ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اے اللہ میرے نہ حرام کر ہم پر اور نکاح اور نہ فتنہ میں ڈالنا ہم کو اذکروا بعد اے اللہ میرے بخشیدے اہل یقیع کو اور یہ وہیہ مولائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں اذکروا مجھے کہ جو بگایا اور فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ اہل یقیع پر جاؤں اور اذکروا واسطے مغفرت مان گون اور مجھ کو مجھرا لیا اور اہل یقیع پر تشریف لیگے اور بہت دیر تک کھڑے رہے اور دعائے مغفرت ملی اور اسقدر اذکروا واسطے دعا کی کہ مجھ کو آرزو ہوئی کہ کاش میں بھی ان اہل قبور میں سے ہوتا تاکہ شرف اس دعا کا پاتا اور اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گوارا ہوں تم کو وہ

دعاے مغفرت و اذکروا واسطے اہل یقیع اور شہداء اراحد

نعمتین جنہیں تم ہو اور دو رہو اور فتنوں سے حسین لوگ ہیں اور نجات دی ہے اور خاص کیا  
ہے تم کو خدا نے اس سے تحقیق پیش ہیں لوگوں کو فتنہ مثل شب تاریک کو کٹر لوگوں کے  
اور آخر اسکا اول سے متصل ہو اور آخر اور فتنوں کا بدتر ہے اول سے بعد راوی کہتے ہیں  
کہ حضور نے مجھ سے فرمایا اے مویہ بنیخیاں دنیا کی خزانوں کی میرے سامنے پیش کی گئیں اور  
مجھ کو اختیار دیا میں نے کہا ہوں دنیا میں ہمیشہ رہوں اور بعد اسکی جنت میں جاؤں اور  
چاہوں نقاسے خدا حاصل کروں اور بعد بھشت میں جاؤں میں عرض کیا میرے مان باپ  
آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ آپ خزان دنیا اور اسکی بقا کو اور بعد بھشت میں داخل ہوئے کو  
اختیار کریں فرمایا نہیں میں نے عرض کیا کہ اختیار کر لیا اور جب حضور وہاں پہنچے  
بیمار ہوئے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہ ایک روز رسول اکرم  
بقیہ میں تشریف لائے اور فرمایا کاش دیکھتا میں اپنی بہائیوں کو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
ہم آپ کو بہائی نہیں ہیں فرمایا تم میرے اصحاب ہو بہائی میرے وہ ہیں جو بعد میری آویںگو  
اور وہ پیدا نہیں ہوئے ہیں میں اور کافر ہوں عوض پر عرض کیا گیا یا رسول اللہ جو لوگ  
آپ کو جدا آویںگو اور انکو آپ نہیں دیکھا ہے قیامت کو دن آپ انکو کیونکر پہچانیں گے فرمایا میں  
ایک شخص کے پاس سیاہ گھوڑے ہوں اور دوسرے کے پاس ایسے گھوڑے ہوں کہ اتنے پاؤں اور  
پیشانی انکی سفید ہوں تو وہ اپنی گھوڑوں کو نہ پہچانیں گے اور فرمایا انہیں گے میری امت کے  
لوگ قیامت کو دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پیراٹھارہ وضو یعنی منور و تابان ہوں گے انکو  
چہرہ اور ہاتھ اور پاؤں اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شب کو حضور یا موریہ کہتے ہیں  
باکراہل بقیہ کی واسطے دعائے مغفرت کریں حضرت تشریف لے گئے اور دعائے مغفرت کی اور  
پلٹ آئے اور استراحت فرمائی پھر حکم ہوا کہ بقیہ میں جا کر انکو واسطے استغفار کرو پھر

سید عالم و مان تشریف لیگو اور دعا کی اور پلٹ آئے اور آرام فرمایا چہرہ کم ہوا کہ ماؤ شہداء  
 احد کیواسطے دعائے مغفرت کرو حضور و مان تشریف لیگو اور شہداء اے احد کیواسطے دعا کی  
 اور جب و مان سے پلٹ کر دولت سر اس پر تشریف لائے اور دعا اور دواعیہ اور اموات سے  
 فانی ہوئے درود سہ لائق ہوا سوال کیا ہے علمائے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے کہ  
 جو نصاب فرمائے اور ان کو حق میں دعا کی اور کلمات و دواعیہ فرمائے اس کا سبب ظاہر ہے  
 حضور اس عالم سے پردہ کرتے تھے اموات کو و دعا کرنے میں اور ان کو حق میں دعا کرنے میں کیا  
 حکمت تھی اس واسطے کہ وہ بھی عالم ہنوح میں ہیں اور حضور ہی اسی عالم میں تشریف لیجاتے تھے  
 جواب اس کا یہ دیا ہے کہ مہیا جنت میں یہ تمام حضور اعلیٰ اور ارفع ہے کہ وہ سر اور اس مقام پر  
 پہنچ نہیں سکتا اسی طرح عالم ہنوح میں ہی مقام حضور کا اعلیٰ اور ارفع ہے کہ کسی کو  
 و مان رسائی ممکن نہیں ہے اور نیز زمانہ وفات میں حضور کو استغراق خدا کی یا وہیں غالب ہے  
 لہذا ایک بیچ کا پردہ اسوات سے ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اس واسطے کہ کمال کرم  
 اور ان کو بھی دعا کیا اور ان کو واسطے ہی دعائے مغفرت بکرات فرمائی اللہم صل وسلم و بارک  
 علیہ نبی نبی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرور ہی ہے کہ جب سید عالم بقیع سے  
 تشریف لائے مجھ کو درستی میں نے کہا ادا آئے حضرت سرور عالم فرمایا بلی انکاء اے  
 و خدا آئے یعنی بلکہ مجھ کو درستی میں لائق ہوا ہے اور میں کہتا ہوں خدا آئے اور حضور نے  
 میری تسلی کیواسطے بطریق مزاج کے فرمایا کیا تمہارا نقصان ہوگا اے عائشہ کہ میری سنانو  
 تم اس عالم کو چھوڑو اور میں تمہارے سر ہانے کھڑا ہوں اور تمہارے کام میں مشغول ہوں  
 اور تمہاری تجنیہ اور تکفین کروں اور تم پر نماز پڑھوں اور دفن کروں تم کو اور دعائے مغفرت کروں  
 تمہارے واسطے محبوب نبی کریم کہتی ہیں کہ میں بھی ہنسی سے کہا میں گمان کرتی ہوں کہ آپ

میرے مرید کو دوست رکھتے ہیں اگر میں مریدوں کی تو آپ اوسیدن آخر وقت میں میرے گھر میں  
 دوسری عورت کو ساتھ عروسی کریں گے سید عالم ہنس دیے اور فرمایا تمہارا اور بابا ہسکا  
 لیکن یہ درد سر جو مجھ کو ہے اسکا جانا مشکل ہے اور یہ اشارہ تھا کہ یہ دوسرے مرض فات ہر  
 اور سید عالم نے فرمایا میں چاہتا تھا کہ کسی کو ابو بکر اور عبدالرحمن انکو اسپر کے پاس بھیجوں تاکہ وہ  
 آویں اور اونسو عہد کروں عہد خلافت تاکہ نہ کہیں کہ نہ والے اور آرزو نہ کریں آرزو نہ کریں  
 یعنی کوئی دوسرا سو اسے ابو بکر کے آرزو اور دعویٰ خلافت نہ کرے پھر میں کہا یعنی بہر حال میں  
 ابار کرتا ہے خدا اور جو میں اس سے یعنی دوسرے کو دعویٰ خلافت ہو اور ابتدا میں مرض  
 جناب سید عالم کو حضرت میمونہ خاتون کے گھر میں ہوا اور جب مرض حضور کا سخت ہو گیا  
 سب ازواج مطہرات جمع ہوئیں آپ کو فرمایا کر کہ کل میں کہان رہو لگا مرا یہ تھی کہ ازواج  
 مطہرات اجازت دیں کہ حضور حضرت عائشہ صدیقہ کے مکان میں قیام فرمائیں اور  
 ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیح ازواج سے فرمایا کہ مجھ سے  
 نہیں ہو سکتا ہے اس مرض میں کہ میں تمہارے سب کو گھروں میں پھرون اور رعایت  
 تقسیم کی ادا کروں اگر تم سب اجازت دو تو میں عائشہ کے گھر میں رہوں اور تم سب مان  
 میری تیمارداری کرو سب بی بیان راضی ہو گئیں کہ حضور حضرت عائشہ کے گھر میں رہیں  
 پس جناب سید عالم حضرت میمونہ خاتون کے گھر سے باہر نکلے دو نون ماہہ اہلیت کو گنہگار  
 رکھو ہوئے اس صورت سے کہ پاے مبارک زمین پر خطا کینچہ تو یعنی پاے مبارک نہ رکھنا تو  
 تمہارا و نہرا قد میں ایک کپڑے سے بندھا ہوا تھا الغرض اوٹھا کہ حضور کو حضرت صدیقہ کے گھر میں  
 لائے مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو آرزو ہے کہ حضور  
 فی تیمارداری میں کروں اور شراط خدمت بجالاؤں فرمایا اے ابو بکر اگر میں سوای اہلیت

و دوسرے ستر تیار داری کر اؤن تو مصیبت اونکی زیادہ ہو جاوے لیکن تمہاری جو نیت کی اجرت تمہارا  
 اللہ تعالیٰ پر ثابت ہو گیا بعدہ مرض جناب سید عالم زیادہ تر سخت ہوا چنانچہ منقول ہے  
 کہ نبی کریم بستر شریف پر کر وین لیتے تھے ایک پہلو سرد دوسرے پہلو پر بی بی عائشہ فرماتی  
 ہیں میں عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم سے کوئی ایسا کرے تو آپ ناخوش ہوتے ہیں فرمایا  
 حضور نے اسے عائشہ مرض میرا بہت سخت ہے اور اللہ تعالیٰ انبیا اور صالحین پر بلا بہت  
 سخت تر پہنچاتا ہے اور جس مومن پر بلا اور ایذا پہنچتا ہے یہاں تک کہ اگر کانٹا اوسکے سر پر چھتا ہے  
 اللہ تعالیٰ اوسکو عفو میں اوسکا درجہ بلند کرتا ہے اور خطا اوسکی معاف کرتا ہے اور فرمایا نبی کریم  
 نے قسم ہے اوس خدا کی کہ نفس میرا اوسکی دست قدرت میں ہے کوئی شخص نہ میں پر نہ اوس  
 کا ایذا مرض سے یا غیر مرض سے اوسکو پہنچی لیکن یہ کہ جھڑباوین گناہ اوسکو جیسے جبر عارضی  
 پتے درختوں سے خزان میں اور حضرت صدیقہ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ نہیں دیکھا  
 میں کسی کو کہ مرض اوسکا سخت تر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض سے یہی دلیل  
 حضور کے افضل ہونے کی ہے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونیوں کو  
 آتا تھا میں حضور کی خدمت میں آپ قطیفہ میں جسم مبارک کو چسپائے تھو قطیفہ کہتے ہیں اوس  
 ٹپڑے کو جس میں بہت سے کپڑے لٹکائے گئے ہوتے ہوں پاتا تھا میں حرارت تپ کی اوس  
 ٹپڑے کو اوپر سے اور میرے ہاتھ سے تحمل نہو سکا کہ حضور کے جسم مبارک کو مس کروں پس  
 میں متعجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی بلا انبیا سے سخت تر نہیں ہے  
 اور جس طرح اونکی بلا سب کے مضاعف ہو اسی طرح اونکا آخر ہی سب کے مضاعف ہو اور یہ سنت  
 جاری ہے کہ بعض انبیا کو اوسنہ فقر میں مبتلا کیا یہاں تک کہ سوائے ایک پہلوں کو اؤن کو  
 میسر نہ رہتا کہ دن وہ ہی پہن رہتے تھے حضور کے فعل اور قول نے تعلیم کر دیا کہ کالیفینا نعمت



خدا ہے کہ ان پر ہنگام خاص کو عنایت کرتا ہے اور وہ سبب ہر حصول درجات آخرت کا اللہ صلی وسلم وبارک علیہ اور مروی ہے کہ روزِ پنجشنبہ کے جب سخت ہوا مرض حضرت صلی علیہ وسلم کا منظور ہوا حضور کو کہ تحریر کر دیں ایک عہد نامہ پس فرمایا عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما شانتہ یا تختہ کہ لکھ دوں ابوبکر کو ایک کتاب کہ اختلاف نہوا و میں جب ارادہ کیا عہد کرنے کہ جاکر لاؤں فرمایا حضرت نے ابار کتاب ہے اللہ تعالیٰ اور مؤمنین کہ اختلاف کریں ابوبکر کی نسبت میں یہ دلیل ہے حضرت صدیق کی خلافت پر صریح اور واقعی میں حضور نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ کسی نے صحابہ اور اہلبیت سے اوٹ کر بارہ میں اختلاف نہیں کیا اور نیز کتب صحاح میں مروی ہے کہ جب اللہ از مرض سید عالم پر زیادہ ہوا اس وقت صحابہ حجہ و شریف میں مجتمع تھے فرمایا حضور نے کہ دوات اور صحیفہ اور ایک روایت میں کہ شانتہ میرے واسطے لاؤ تاکہ تمہارے واسطے ایک وصیت لکھ دوں کہ بعد میرے ہرگز گمراہ نہ ہو پس اصحاب نے اختلاف کیا بعضوں نے کہا کہ جو کچھ ارشاد ہوا سچا لانا چاہیے دوات اور صحیفہ لانا چاہیے تاکہ جو کچھ حضور کو منظور ہو لکھ دیں اور بعض نے کہا کہ مناسب نہیں ہے کہ دوات اس وقت میں کتابت میں مشغول کریں اس واسطے کہ وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تنگ ہے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ ہی دوسرے گروہ سے تمہارا نہوں نے کہا کہ دروالم حضرت سرور عالم پر غالب ہے اور قرآن شریف ہمارے پاس ہے اور ہم کو کافی ہے اور باہم ہر دو گروہ میں گفتگو ہونے لگی اور آوازیں بلند ہوئیں حضرت سید عالم نے فرمایا میرے آگے سے اٹھ جاؤ کہ نماز عت اور آواز بلند کرنا رسول کے حضور میں مناسب نہیں ہے اور تین وصیتیں کیں اول یہ کہ مشرکین کو خبریرہ عرب سے نکال دینا دوسری یہ کہ جماعت عرب کو قاصد و فکی جو تمہارے پاس آوے اوٹکو جائز ہے اور صلاؤ پنا چاہیہ کہ میں

دیتا ہوں اور تیسری وصیت واللہ اعلم راوی کو بول گئی یا کسی مصلحت سے نہیں کبھی حدیث  
 میں اس عقیدہ مروی ہے بعض لوگ اس روایت سے پیش بہم پیدا کرتے ہیں کہ حضرت کو جفا  
 و ایت مآب سیدنا علی مرتضیٰ کا خلیفہ کرنا منظور تھا یہ قیاس یہاں صحیح نہیں آتا کیونکہ  
 حدیث میں کوئی لفظ ایسی نہیں ہے جو اس امر پر دلالت کرے بلکہ روایت اول کو اسی  
 روایت کے ساتھ جمع کرنے سے البتہ ایک مضمون خلافت حضرت صدیق کا ظاہر  
 ہوتا ہے اور نیز ظاہر ہے کہ یہ ارشاد حضور کا امر ايجابی تھا کوئی وحی اس بار میں نازل نہ ہوئی تھی  
 ورنہ جناب سید عالم رضوا آئہ کریمہ یا ایتھا الشہوئل بلغم ما أنزل علیک ضرور اسکو لکھ دیتے  
 بلکہ حضور فقط ہماری اصلاح کے واسطے اپنے کرم سے اسوقت کچھ وصیت فرمانا چاہتے تھے جو  
 حضرت فاروق نے کحیات نبی کریم میں وزیر جناب رسالت تھی اور حالت صحت میں جو امر  
 اصلاح کا ہوتا تھا حضور کو خیر مت میں عرض کر دیا کرتے تھے اور نبی کریم انکی رائے کو پسند کرتے تھے  
 یہ عرض کیا کہ کتاب اللہ ہم کو کافی ہے حضور پھر گئے کہ جب یہ کتاب اللہ پر قائم ہیں اور دین میں  
 اصلاح میں تو اب ضرورت اور نصیحت کی نہیں ہے اس واسطے کہ کتاب اللہ میں سب کچھ  
 موجود ہے اور چونکہ اسوقت توجہ حضور کو جانب رفیق اعلیٰ کی تھی بلند ہونا آواز کا نا پسند ہوا  
 لہذا حکم دیا کہ اوٹھ جاؤ نہ بسبب ناراضی کے کیونکہ رضامندی حضور کی گروہ صحابہ سے حضرت  
 سید عالم کے اقوال سے جو زمانہ وفات شریف تک انکی نسبت میں فرمائے ہیں بخوبی ثابت  
 ہوتی ہے اور مروی ہے کہ نبی کریم نے زمانہ مرض میں صدیق اکبر کو حکم دیا کہ امامت کریں  
 اور لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت صدیق نے امامت کی ایک روایت میں ہے  
 کہ میں روز اور ایک روایت میں ہے کہ سترہ نمازوں میں اور کیفیت اسکی یہ مروی ہے  
 کہ حضرت بلال نے اذان کہی ایام مرض میں جناب سید عالم نے عبد اللہ ابن مسعود سے فرمایا

منہج احقران فی ذکر و خلت نبی آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باہر جا کر ابو بکر سے کہہ دو کہ نماز پڑھیں لوگوں کے ساتھ تیس نکلے عبد اللہ ابن زوحہ پایا حضرت عمر کو دروازہ پر ایک جماعت میں کہ ابو بکر اونہیں نہ تھیں کہا اونہوں نے حضرت فاروق سے کہ نماز پڑھو لوگوں کو ساتھ یعنی امامت کرو جب تکبیر کہی حضرت فاروق نے اور تھی آواز اونکی بہت بلند حضور نے اونکی آواز سنی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابا کہنا اللہ اور مومنین غیر ابو بکر سے اور اس کلمات کو تین بار فرمایا حضرت فاروق نے عبد اللہ کو کہا کہ تم میرا کام کیا میں یہ سمجھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں فرمایا کہ مجھ کو حکم دو عبد اللہ نے تمہا نہیں قسم ہے خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حکم نہیں فرمایا کہ میں کسی کو حکم دوں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت بلال نے اذان کہی اور آستانہ نبوت پر حاضر ہوئے اور السلام علیک یا رسول اللہ ارشاد ہوا ابو بکر سے کہہ دے کہ وہ نماز پڑھاؤ سے پس نکلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ماتمہ سے سر پٹو ہوئے اور روتے ہوئے کہ مائے امید قطع ہوئی اوپر پیہر ٹوٹ گئی کاش میری ماں مجھ کو نبی بنتی اور اگر جانتا تو قبل آجکون کو میں مہربان اور نزدیک تار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں پس داخل ہوئے حضرت بلال مسجد کے دروازہ میں اور کہا اے ابو بکر رسول اللہ حکم فرماتے ہیں کہ آگے جاؤ اور نماز پڑھو لوگوں کو ساتھ صدیق اکبر نے جب سجدہ کو جناب سید عالم سے خالی دیکھا چونکہ نہایت نرم دل اور اندوگین تھے اپنے کو سنبھال نسکریہ ہوش ہو کر گر پڑے اور خاک پر شل ماہی بے آب کے تر پنے لگے

حاصلتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

در غار خم ابرو کے تو ام یاد آمد

صحابہ یہ حال دیکھ کر فریاد و زاری کرنے لگے آواز صحابہ سبع شریف میں پونہچی حضور فرمایا اے فاطمہ یہ آواز کیسی ہے جو آتی ہے سیدہ نے عرض کیا یہ مسلمانوں کو رونیکی آواز ہے چونکہ حضور کو مسجد میں نہیں دیکھا اس واسطے روتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سیدنا علیؑ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اون پر تکیہ کر کے باہر تشریف لائے مسجدین اور نماز پڑھی اور فرمایا اے گروہ اسلام تم اللہ کی پناہ اور حفظ میں ہو اور اُن سے اللہ میرا خلیفہ ہے تمہارے اوپر تقویٰ کرنا اور خدا سے ڈرتے رہنا میں دنیا سے مفاقت کرتا ہوں اور اوسکو چھوڑتا ہوں اور مروی ہے حضرت صدیقؑ سے فرمایا انہوں نے کہ اگر ان بھائیوں سے اللہ علیؑ وسلم پر یعنی بسبب شدت مرض کے مسجدین نہ جاسکے وقت نماز غارِ شا کا اوصحابہ منظر توحضور کے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں منبر عرض کیا نہیں حضور کا انتظار کر رہے ہیں فرمایا پانی میرے واسطے محض ہے نہ ہو تعمیل حکم کی گئی حضور نے وہ پانی اپنے اوپر ڈالا اور جسم مبارک کو دھویا اور قصد کیا اوشہو بیہوش ہو گئے بعد ایک زمانہ کے بیہوش آیا اور پوچھا کہ لوگوں نے نماز پڑھ لی منبر عرض کیا حضور کے منتظر ہیں پھر حضور نے اوسی طرح پانی جسم مبارک پر ڈالا اور قصد اوشہو کا کیا اور بیہوش ہو گئے تین مرتبہ اسی طرح اوشہو اور غسل فرمایا بیہوش ہوئے تیسری مرتبہ جب بیہوش آیا حضرت صدیق کے پاس آدمی بھیجا کہ نماز پڑھاؤں جب پیغامبر آنحضرتؐ پیغام حضور کا صدیق اکبر کو پہنچایا حضرت صدیقؑ نہایت رفیق القلب تھو اپنے حضرت فاروق سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ حضرت فاروق نے کہا تم اس کام کے واسطے مجھ سے احق ہو صدیق اکبر نے لوگوں کو ساتھ نماز پڑھی مروی ہے کہ صدیق اکبر نماز پڑھا رہے تھے کہ حضور کو کچھ مرض میں تحقیف ہوئی سید عالم دو شخصوں کو درمیان میں نہ لائیں سے ایک حضرت عباسؑ تھو باہر تشریف لائے اور صدیق اکبر کے پہلو میں بیٹھو صدیق اکبر نے جب سرور عالم کو دیکھا ارادہ کیا کہ چھو بیٹھیں حضور نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور حضور نے بیٹھو منبر نماز پڑھی صدیق حضور کے مقتدی تھو اور سب لوگ صدیق اکبر کے مقتدی تھو یعنی صدیق اکبر کی جگہ پر نہ بیٹھو سب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال پر واقف ہوتے تھو اور اس کو

موافق ارکان نماز ادا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ صدیق اکبر امام توحید چنانچہ حضرت ابی بکر  
 عروسی ہے کہ کہا او انہوں نے کہ جناب سید عالم نے اپنی امت میں سے کسی کے چھوٹے نماز نہیں کیے  
 مگر ابوبکر کے چھوٹے ایک بار اور عبد الرحمن ابن عوف کے چھوٹے ایک بار سفین ایک راکت فرمایا  
 محدثین نے کہ حضرت سید عالم کا صدیق اکبر کو اس مبالغہ کے ساتھ انہوں نے کرنا دلیل واضح ہے  
 خلافت صدیق اکبر پر چنانچہ عروسی ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ نے فرمایا حضرت صدیق سے  
 تہہ قدم کیا تم کو رسول اللہ نے پس کون ہے کہ تم کو چھوڑ کرے اور عروسی ہے امام حسن بصری  
 رضی اللہ عنہ سے کہا او انہوں نے کہ فرمایا سیدنا علی مرتضیٰ نے کہ آگے کیا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہ نماز پڑھاؤے اور میں حاضر تھا غائب نہ تھا اور صحیح تھا کوئی مفسد نہ تھا  
 اور اگر چاہتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مجھ کو مقدم کرتے یعنی کوئی شے مانع آپ کو نہ تھی پس  
 راضی ہو اپنی دنیا کی واسطے یعنی امارت اور خلافت کی واسطے کہ انتظام دنیا اوس سے متعلق ہو  
 ساتھ الیہ شخص کے کہ راضی ہو اللہ اور اوس کا رسول ہمارے دین کی واسطے یعنی امامت  
 نماز کے لیے کہ مجھ دین ہے صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ صحت کو پوچھا ہے کہ دو شنبہ  
 کے دن کہ حضور کی عمر شریف کا آخر روز تھا صدیق اکبر مسلمانوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے  
 کہ جناب سید عالم شخصوں پر گیا کیے ہوئے حجاز مبارک کے دروازہ تک تشریف لائے اور پڑ  
 حجاز کا وٹھایا اور یار و نکل دیکھا اور ان کی نماز کی صفوں کو ملاحظہ فرمایا خوش ہوئے اور شہم کیا  
 صدیق اکبر نے چاہا کہ صف میں پہلے اپنی اس خیال سے کہ حضور تشریف لاتے ہیں تاکہ نماز پڑھنا  
 حضور صف دست مبارک سوا شاہ کیا کہ لڑکھو پورا کر دیا اور پڑ حجاز شریف کا وٹھایا اور ان کی  
 وفات فرمائی اور وفات شریف سے پہلے روز عشرتین فرمایا حضور نے آگاہ ہو کہ تہہ قدم ایک  
 جماعت تھی کہ اپنے انبیاء اور صلحا کی قبروں کو مسجد بناتے تھے یعنی ان کو مسجد کہتے تھے تو تم کو لازم ہے



تو حالت تنزع ہو خیال کرنا چاہیو کہ اوی وقت سات دینا خیرات کیو اور گھر میں تیل تک جھانکنا نہ تھا  
یہ تعلیم تھی نبی کریم کی امت کو کہ دنیا میں اس طرح بسر کرنا چاہیو اور مروی ہو کہ ایام مرض میں ایک  
دن حضور کو کچھ خفت حاصل ہوئی آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں کو ساتھ نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا  
اور فرمایا انصار میرے جامہ دان ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ میری کرشم اور جامہ دان میں یعنی میر  
خاص لوگ ہیں اور میرے محل راہن ہیں اور فرمایا میں نے ان کی طرف ہجرت کی اور انہوں نے مجھ کو جگہ  
دی اور میرے ساتھ نصرت اور محبت اور اقامت اور دوستی اور مواصلات کی قسم ہو اور میں ان کی  
جو نفس میرا ہو دوست قدرت میں ہیں میں دوست رکھتا ہوں اور ان کو اور مروی ہو کہ جب انصار نے دیکھا  
کہ حضور کا مرض روز بروز زیادہ ہوتا ہے اور ان کو اپنے گھر و زمین صبر اور آرام نہ تھا اس لیے مسجد شریف کو  
گھر پر تھے تو ان کو کہتے تھے ہم ڈرتے ہیں کہ سورہ عالم دنیا سے نقل کریں اور بعد حضور کے ہمارا کیا حال ہو  
بعض مردان اہلبیت و احوال اور نکاح خدمت بابرکت میں عرض کیا سید عالم اوٹو اور ایک ہاتھ  
سیدنا علی مرتضیٰ کو کندہ ہوا اور ایک ہاتھ فضل بن عباس کے کندہ ہوا کہ مایا چہ مبارک زمین پر  
آئینہ تیرا اور حضرت عباس آگے آگے حضور کے چلتے تھے وہاں تک کہ مسجد شریف میں پہنچے اور منبر پر  
کے اول زینہ پہلوس فرمایا اور عصابہ میر مبارک پر باندھا لوگ سب جمع ہوئے خدمت شریف میں  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد حمد اور ثنائی اتنی مجلسانہ کو فرمایا اور وہ مرمو میں سنا کہ تم میری  
موت سڑتے ہو گو یا منکر موت ہو اور کس وجہ سے جو غیب کی موت کا انکار کرتے ہو کیا تم کو خبر نہیں ہے  
میری موت سڑاؤ تمہاری موت سڑاؤ فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاَنْتُمْ مَيِّتُونَ اور ارشاد کیا کوئی  
پیغمبر اپنی قوم میں ہمیشہ نہیں رہا تو میں تم میں ہمیشہ رہوں جانو تم اور آگاہ ہو کہ ہلو اور تم کو بکو  
خدا کی طرف جانا ہر نصبت کرنا ہوں میں تم کو کہ مہاجرین اولین کو ساتھ نیکی کرنا اور وصیت  
کرنا ہوں میں مہاجرین کو کہ آپس میں ایک دوسرے کو ساتھ نیکی کریں اور سورۃ العصر پوری پڑھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور فرمایا جاری ہونا اور کا خدا کے حکم سے ہے تم کو چاہیو کہ کسی امر کے ظہور میں جلدی نہ کرنا اسو ط  
کہ اللہ تعالیٰ کسی کی جلدی کیواسطے تعجیل نہیں کرتا ہے اور جو شخص اسکا درپے ہو کہ خدا کو حکم پہ  
غالب ہو جاؤں وہ مغلوب ہوتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خدا کو ساتھ خدعہ کرے وہ خراب ہوتا ہے  
اور یہ ایک کریمہ پڑھی **فَهَلْ عَسَيْتُمْ اَنْ تَفْسِدُوا فِى الْاَرْضِ وَتَقَطَعُوا رَحْمَتَكُمْ** اور یہ  
خبر ماہوین تمکو انصار کی نسبت میں اور فرمایا ای انصار بعد میرے ایک جماعت کو تم پر اختیار کرنا  
اور میرے ترجیح دین گوا انصار نے یہ منکر عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونکو ساتھ کیا کریں فرمایا  
خبر ماہوینک کہ عرض کو تیرے میرے پاس پہونچوان نصائح میں حضور نے اشارہ کیا ہے اور ان مفاسد  
کے طرف جو بعد حضور کے امر ایسی امیہ اور مردانہ اور عباسیہ وغیرہ وقوع میں آئیں تو اور بعد  
ختم خلافت راشدہ کو واقع ہوئے بعد اوسکو حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ  
قریش کو حق میں ہی لوگوں کو وصیت کیجیو فرمایا وصیت کرتا ہوں ساتھ اس امر کے یعنی خلافت  
قریش ہی کا حق اور ارشاد کیا **اَلْاِمَّةُ مِنَ الْقُرَیْشِ اِمَامَةُ قُرَیْشٍ** کو ہے اور دوسرے لوگ  
اونکو سپرین نیک لوگ قریش کو نیکو کنانج میں اور بدکار لوگ قریش کے بدکار کنانج میں  
قریش قبول کرو میری وصیت کو لوگوں کو حق میں ساتھ نیکی کے اور اونکو ساتھ نیکی کرنا اگر وہ  
بہ تحقیق گناہ کو سبب نعمتیں متغیر سوتی ہیں اور قسمیں بدل جاتی ہیں جب لوگ نیک ہوتے  
میں حاکم اور والی اونکو انسانی کریم اور جب لوگ بدکار ہوجاتے ہیں حاکم انسانی بدی کرتے ہیں  
اللہ تعالیٰ فرمایا **وَكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِيْنَ بَعْضًا يَمْاَكُ اَتَايَ كَسْبُوْنَ**  
اور فضل ابن سے مروی ہے کہ کما اونہوں نے کہ ایام مرض میں ایک دن رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر باہر تشریف لائے اور منہ شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور عصابہ  
سہ مبارک پر باندھے تھے حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا کہ لوگوں کو نداء کرد تاکہ سب جمع ہوں



میں چاہتا ہوں کہ وصیت کروں اور کہہ دو لوگوں کو یہ آخر وصیت ہو رسول خدا کی تم کو حضرت بلال  
نے تعمیل حکم کی اور مدینہ منورہ کے راستوں میں منادی کر دی یعنی پکار کر کہہ دیا کہ نبی آخر الزمان  
ؐ کی وصیت آخر ہے سب لوگ چلو اور سب چھوٹے بڑے یہ نہ انکر سبب اضطراب کے  
کہ لوگوں کا نہیں کہلی ہوئی چھوڑ کر مسجد شریف میں جمع ہوئے یہاں تک کہ باکوڑا لڑکیاں گھر و نشو  
نکل آئیں اور اسقدر لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں اونکی گنجائش نہ تھی فرمایا وسعت یدو  
ادکو جو تمہارا چچ پڑا بعد اسکو خطبہ نہایت بلیغ اور طولانی پڑھا اور احکام شریعت اور نصائح اور  
آداب جو کچھ نہ مناسب وقت تھا تعلیم کیا اور فرمایا ای لوگوں اب وقت تمسیر صبا ہو کر قریب آ گیا  
جس شخص کا مجھ پر کوئی حق ہو آج اسکو مجھ پر کر لے اگر سنو کسیکو مارا ہو یا برا کہا ہو یا اسکو حق تیر  
چھپے ہو کر یا ہو مجھے قصاص ملے اور اسکا خیال نہ کرے کہ اگر وہ مجھ سے قصاص لے گا تو میں اس سے  
عداوت کروں گا اگر وہ کہ میری طبیعت ایسی نہیں ہے اور میں اس سے دور ہوں مجھ کو تم میں سے  
زیادہ تر دوست وہ ہو کر اگر اسکا کچھ حق مجھ پر ہو یا اسکو اور کر لے یا عاف کر دو تاکہ انہما اللہ کو ساتھ لے  
او صاف ہو کر ملوں اور میں یہ گمان کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ ہاگنا میرا کافی نہیں ہو یعنی اسکو مکر کہو گا  
تاکہ جب کا حق مجھ پر ہو اسکو پورا کر لے حضرت فضل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر  
منبر پر پہنچا تو ترے اور نماز ظہر حضور نے پڑھی اور پہ منبر پر پیشہ لیگے اور اسی کلام کو اعادہ کیا  
ایک شخص نے کہہ کر اہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے تیرے درم آپ پر میں فرمایا میں کسی شخص کی تکلیف  
نہیں کرتا ہوں اور قسم نہیں دیتا ہوں لیکن یہ کہو تیرے درم مجھ پر کوئی کیر میں اس نے کہا  
ایک دن ایک مسکین آپ کو پاس حاضر ہوا تھا آپ مجھ پر فرمایا تھا کہ تیرے درم اسکو دید و حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فضل تیرے درم اسکو دید و اور فرمایا اے لوگوں جس  
شخص پر کسی کا حق ہو آج کے دن چاہیے اسکو ادا کر دے اور یہ نہ دل میں کہو کہ میں فضیحت ہو

ڈرتا ہوں آگاہ ہو کہ فضیحت دنیا کی آخرت کی فضیحت سے آسان ہے ایک شخص اٹھا  
 اور کہا یا رسول اللہ تیرے درم میں نے مال غنیمت سے خیانت کیے ہیں اوسکا گناہ میری  
 گردن پر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں خیانت کی تھی اونیہوں نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ جو تم کو اسکی حاجت تھی ارشاد کیا اے فضل تیرے درم اس سے لے لے پھر  
 ارشاد کیا اے لوگوں اگر کسی شخص میں ایسی کوئی صفت ہے کہ اوسکی وجہ سے وہ فعل بد  
 اوس سے وقوع میں آتا ہے چاہے کہ اوٹھ کر اٹھنا کہ زمین دعا کروں ایک شخص اٹھ کر اٹھا  
 ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بڑا جھوٹ بولنے والا اور فحش بکنے والا اور بہت سونی والا  
 ہوں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ اسکو صدق عنایت کر  
 اور جب یہ جاگنا چاہے نیند کو اوس سے دفع کر پھر دوسرا شخص اٹھا اور کہا یا رسول اللہ  
 میں جھوٹا اور منافق ہوں کوئی بدی ایسی نہیں ہے جو مجھ سے نہوئی ہو حضرت سیدنا  
 فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے شخص تو نے اپنے کو فضیحت کیا سرور عالم صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی فضیحت آخرت کی فضیحت سے آسان ہے اور دعا کی اوسکے  
 حق میں اے اللہ اسکو صدق اور راستی اور ایمان عنایت اور اسکو دل کو بدی سودور کر کہہ  
 اوٹھ کر کھڑے ہو کر اٹھ کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی بات کہی نہی کر تین  
 دیے اور فرمایا عمر میرے ساتھ ہے اور میں عمر کے ساتھ ہوں اور حق عمر کے ساتھ ہے  
 جہاں ہوا اور ایسی ہی وعظ اور نصیحت فرما کر دولت سرزمین شریف لے گئے اور ایسی نصائح  
 حضور نے کل مجلس کو فرمائی اللہ تعالیٰ صل وسلم وبارک علیہ اور حضرت صدیقہ رضی اللہ  
 عنہا سورت روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں میرے سینہ پر تکیہ  
 لگائے تھے کہ لاؤ عبد الرحمن ابی بکر اور اؤراؤں کہتا میں لیک تیرے سوک تیرے حضرت سرور عالم نے

۲۳۷  
 فہو سکر طلب غنائم و عداوت وصال کے اور بڑا اعلیٰ مرتبہ حسیب خدا کا حبیب رسول ہے

اوس مسواک کی طرف خوب غور کر دیکھا میں سمجھ گئے کہ حضور مسواک کرنا چاہتو میں آپ کو  
 مسواک کی حاجت ہو مینو عرض کیا کہ یہ مسواک آپ کو واسطے لے لوں حضرت سرور عالم  
 سر مبارک سے اشارہ کیا کہ ہاں کے لو پس مینو اوسکو لے لیا اور چنایا اور نرم کیا بعد اوسکو  
 سید عالم کو دیا آپ نے مسواک خوب کی مہلح مسواک کرتے تھو اوس سے اسی طرح سے پھر مجھ کو  
 دیدی اور دست مبارک گر پڑا مسواک ماتم سے چھوٹ پڑی پس مبع کیا اللہ تعالیٰ نے  
 میرے لعاب کو آنحضرت کے لعاب مبارک کو ساتھ دینا کے آخر اور آخرت کے اول فرمین  
 اور صاحب مواہب نے اوس حدیث سے جسکو عقلمانی نے تخریج کیا ہے نقل کیا ہے کہ حضرت عظیم  
 نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ میرے واسطے ایک تر مسواک لا کر چاؤ اور بعد مجھ کو دو  
 کہ میں چباؤں تاکہ ملجاوے لعاب تمہارا میرے لعاب سے اور آسان ہو مجھ پر موت اور حضرت  
 عائشہ سے مروی ہے کہ بھول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق آسان کی گئی مجھ پر  
 موت اوس واسطے کہ دیکھا مینو بیاض کف دست عائشہ کو جنت میں اور دوسری حدیث میں  
 ابن سعد وغیرہ سے مرسلہ اور وہاں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دیکھا میں  
 اوسکو بہشت میں یہاں تک کہ آسان ہو گئی مجھ کو موت اوسکو سبب ہو گیا دیکھتا ہوں  
 عائشہ کو دونوں کف دست کو ان روایات سے ظاہر ہے کہ حضرت سید عالم کو نبی عائشہ صدیقہ کے  
 ساتھ کس وجہ محبت تھی بغیر اوسکو حضرت سرور عالم کو تشکیں نہ ہو سکتی تھی لہذا خدا تعالیٰ ایشا  
 نے اپنے حبیب کو تشکیں خاطر کو واسطے اپنی قدرت سے متحمل کیا حضرت صدیقہ کو حضرت کی واسطے  
 جنت میں اور یہ سنت الہی قدیم سے جاری ہے کہ خاصان خدا کو جس شے سے محبت دنیا میں جاتی  
 ہے اللہ تعالیٰ وقت وفات کو وہ شے اوسکو جنت میں دے دیتا ہے کہ اس عالم کا چوڑا اونکو  
 اچھا معلوم ہو اور چونکہ علی درجہ کی محبت اوسکو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتی ہے لہذا اپنی خاطر

بھی مشرف کرنا ہے چنانچہ صاحب موابہب نے اسی بارہ مین امام حسن بصری سے نقل کیا ہے  
 کہ انہوں نے فرمایا ہے چونکہ موت بحکم طبیعت مکروہ ہوتی ہے آسان کر دیا ہے اللہ تعالیٰ  
 اوسکو انبیاء اور انبؤ و ستون پر ساتھ اپنی لقا کے اور ساتھ ہر ایک چیز کے جس کو دوست  
 رکھتے ہیں اور اوس مین سے کوئی شخص مرتا ہی نہیں ہے جب تک کہ موت کا شتاق اور محب  
 نہیں ہوتا ہے بسبب ماحصل ہو جانے اپنی پسندید اور مرغوب شے کے تم کلام یہی سبب تھا  
 کہ قریب زمانہ وصال کے اللہ تعالیٰ نے اول متمثل کیا حضرت صدیقہ کو خبت مین اپنی حبیبہ  
 شکیلہ کی واسطے اور ظاہر کیا اوسکو نبی کریم نے حضرت صدیقہ کے اظہار فضل کے لیے اور پھر  
 تجلیات خاص اپنی سید عالم پر فرمائیں کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد اصلی تھا  
 اور دستور ہے کہ محب کو لقائے محبوب سے سیر نہیں ہوتی ہے بلکہ حسب قدر قربت باجائے  
 آتش شوق لاؤ بڑھتی جاتی ہے اس لیے جو چاہے جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم وقت سرکشت  
 دعا کرتے تو ملاؤ محب کو رفیق اعلیٰ سے یعنی اپنی سے اور یہی آخر کلام تھا حضور کا دنیا مین اور  
 مروتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایام مرض مین وصال شریف سے تین روز پیشتر حضور کے اظہار  
 عظمت اور فضل کی واسطے جبریل علیہ السلام کو برابر ہر روز مزاج پرسی کو بھیجا چنانچہ حضرت  
 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پاس مرض وقات مین اور کہا اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ کیا مال ہو آپ کا  
 اور کون کی کیا کیفیت ہو حضور نے فرمایا اے امین اللہ اپنے کو دردناک پاتا ہوں اور بعض  
 روایت مین ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل اپنے تین  
 منہج اور اندوگین پاتا ہوں اوسکو دوسرے روز پر جبریل آئے اور اوسی طرح مزاج  
 پرسی کی اور حضور نے بھی ویسا ہی جواب دیا تیسرے روز پر جبریل علیہ السلام آئے

تا کہ لکھنا حضرت جبریل کا واسطہ تھا کہ اللہ تعالیٰ بہت اہم وقت

اونکو ساتھ ملک الموت تمہارا ایک اور فرشتہ اسماعیل نام کشتہ ہزار فرشتوں پر اور ایک ابتر ہے کہ لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے اور ہر ایک اون فرشتوں سے ستر ہزار یا لاکھ فرشتوں پر حاکم اور کما جبریل نے یا رسول اللہ ﷺ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور پوچھتا ہے مرنے کی کیا فرمایا حضور نے دردناک پانا ہون اور پوچھا سید عالم نے کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہو جبریل علیہ السلام ملک الموت ہی یا رسول اللہ اور یہ آخر عہد میرا ہے دنیا میں اور آخر عہد تمہارا ہو دنیا میں اور بعد آپ کے اولاد آدمین سے کسی پر نہ آؤ گا اور بعد آپ کی زمین پر نہ اترے گا یعنی کسی

مرالبان تو باید شکر چه بود کند	مراسیان تو باید کمر چه بود کند
چو یوسفم تو نباشی مرا چه کرد کار	چو ہمد تم تو باشی سفر چه بود کند

بعد اسکو راوی کہتا ہے کہ سرور عالم پر سکرات اور شدت اور بختی اسکی ظاہر ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا رکھا تھا حضور اوسمین ہاتھ لے کر پانی اور چہرہ مبارک پر پیرتے تھے اور فرماتے تھے **اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنِّي عَلَىٰ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ** اے میرے اللہ میری اعانت کر سکرات موت پر اور ایک روایت میں ہے کہ فرماتے تھے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ الْمَوْتِ سَكَرَاتٌ** یعنی کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ اور تحقیق موت کیواسطے سکرات ہے اور وقت سکرات کو یہ کیفیت حضور کی تھی کہ رنگ حضور کا کبھی سرخ ہو جاتا تھا اور کبھی زرد ہو جاتا تھا اور کبھی دھنسا جاتا تھا اور کبھی بلیاں ہاتھ کیسی پڑتی تھیں اور چہرہ پر انوار پر سپینا آگیا تھا اور جب اس عالم سے تشریف لے گئے یہ کلمات فرمائے **رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي بِالرَّحْمَةِ الَّتِي رَحِمْتَ بِهَا الْوَفِيِّ** اے علی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ آخر کلام ہے جو سنا میں حضرت سید عالم سے اس روایت سے شدت سکرات موت جو سرور عالم پر ظاہر ہوئی حضرت شیخ نے مدارج میں اسکی نسبت میں چند وجوہ علمائے عارفین سے نقل کی ہیں خلاصہ اونیٹکا

یہ ہے کہ جناب سید عالم پر کرب و الم جس کو سکرات موت تعبیر کیا ہے ظاہر ہوئے ہیں و جبہ  
 اول یہ لکھی ہے کہ مزاج شریف حضور کا کمال اعتدال پر تھا اور قوت ادراک حضور کی  
 نہایت درجہ پر قوی تھی اس وجہ سے ادراک اور احساس الم کا بھی حضور کو زیادہ تھا جیسے  
 قرآن مجید جس کے دونوں پہلو برابر سوتے ہیں اور عمدہ ہوتا ہے اگر اس کا ایک پہلو میں کوئی  
 خفیف شے بہت چھوٹی بھی رکھ دے تو اس کی طرف ترازو جھک جاتا ہے دوسری وجہ  
 یہ ہے کہ روح پر فوج کو جسم شریف کو ساتھ تعلق قوی تھا اور آنحضرت کو نفس کریم کو ساتھ  
 تعلق تھا اور مزاج شریف سرور عالم کا مادہ اصل یہ صورت حیات اور قوام اس کی حقیقت کا  
 تھا جب قطع ہوا تو تعلق جسم مقدس اور نفس مکرم سے سخت معلوم ہوا الم  
 اس سبب ہونیکا سبب کمال تعلق اور تعلق کے جو مزاج پاک کو جسم شریف اور نفس  
 کریم کے ساتھ تھا تیسرے یہ کہ ایسی کیفیت اور ایسی حال کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 جاری ہونا سبب ہوا کہ اس کی تسلی کا جب ایسی شدیدین مبتلا ہوں اس واسطے کہ جب  
 سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خدا کے حبیب تھا اور اللہ کے نزدیک تمام خلق سے معظم اور مکرم  
 تھا اور اس واسطے یہ صورت ہوئی تو ہم کو بھی اس کی برداشت کرنا آسان ہو گیا چوتھی یہ کہ حقیقت  
 شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع ہے تمام امت کو حقائق کی بلکہ تمام کائنات کی اور  
 منشأ ہے وجودات الصلیہ اور فرعیہ کا اور ساری ہے تمام خواہر اور اعراض اور ارواح  
 اور اجسام کے حقائق میں پس گویا خدا بنو ناروح شریف کا جسم لطیف سید خدا ہونا چاہیے  
 ہر جسم ہر ہر حیات کا ہر زندہ سوسے جو کچھ کہ ماضی ہو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 شدت اور کرب سبب تھا تو اسے بسیار سے اور ایک قطرہ ہے سحار سے پانچویں یہ کہ  
 نبی کریم امت کو کل بار کے اوٹھانیوالے ہیں یعنی یہ کرب جو ظاہر ہو انجیال گرفتاری امت

تو المذاہب جب یہ سب سے خوشخبری مغفرت امت کی پہونچائی بستر استراحت پر حضور نے  
 آرام فرمایا اور عالم بقا کی طرف متوجہ ہوئے چٹھویں کہ قاعدہ مستمر ہے کہ جب کسی شخص کو  
 قواعد مملکت سپرد کی جاتے ہیں اور خلیفہ اور متولی کیا جاتا ہے امور سلطنت میں اور طلب  
 کیا جاتا ہے درگاہ بادشاہی میں اور بدل دیا جاتا ہے دوسری مملکت میں تو لابد اس کو  
 رجوع کرنے میں اندیشہ ہوتا ہے چونکہ سرور عالم کو تمام اکناف اور آفاق کے حجب کا و بار  
 علی الاطلاق سپرد کی گئے ہیں اگرچہ بخشش یا آپ کو حساب اور کتاب ہر حال اور ہر باب  
 میں نسبت اوس ملکیت عظیم کے جو آنحضرت کو سپرد تھی لیکن باوجود اسکو یعنی بخشش  
 دیے جانے کی ہیبت اور دہشت سلطانی باقی ہے کہ کیا سر انجام پاوے گا اور یہ دہشت  
 اور ہیبت بسبب خدا کے پہچان نے کہ ہے جو زیادہ پہچانتا ہے وہ زیادہ ڈرتا ہے اور توفیق  
 وجہ کہ خلاصہ اور اصل سب وجوہ کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اجل جلالہ نے اس وقت خاص میں  
 تجلیات محمدیہ یعنی بے نیازی اور تنزلات احدیت اور وہ اسرار جو فرار گزین تہی صفات  
 ثنی پاک کی پردوں میں اور وہ مشاہدات جو پردہ کے تہی اسرار صفات میں اپنی حبیب کو  
 مدبر میں پیش کرتے ہو اور کوئی شک نہیں ہے ان حالات اگر ان اور بڑے ہون میں مضامین  
 مذکورہ کے پیش آنے میں ظاہر ہوتے ہیں چنانچہ وقت نزول قرآن شریف کو حالت وحی  
 میں ہی ایسی ہی حالات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش آتے تھے حضرت صدیق فخرانی  
 میں کہ شدت سر میں وحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تھی اور آپ کی پیشانی  
 انوار سے پسینا نکلتا تھا اور اللہ تعالیٰ آپ کو خطاب میں فرماتا ہے اِنَّا كُنَّا نَعْلَمُ بِكَ  
 قَوْلَكَ نَقِيْلًا یعنی فریب ہے کہ الفکر کیجئے تم ہم پر کلام باری پس موت سرور عالم کی کہ  
 حقیقت میں حیات تھی بسبب افاضات الہیہ کے اسکو سکرات مشاہدات کی تھی

ظاہر موت نے تو بسبب جسمانی طاقتوں کی تنگی کے محض عالم عیان سے صورت سکرات مجاہدات میں اور حاصل اسوجہ کا وہی ہے کہ اوس حالت میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم محل تھا اور تمام تہی اون تجلیات اور مفاتحات کی یعنی صورت سکرات بسبب اون تجلیات خاص کے ظاہر ہوئی تھی آٹھویں یہ کہ تہی اوس وقت میں لقائے خاص حق جل و علا کی اوس ذرا ورہیت اور اجلال کی ساتھ مناسب وقت اور حال کے پہنچ معرفت عبودیت اور قرب حضرت ذوالجلال کے کہ ہرگز قبل اوس کا اس خصوصیت سے نہ تھی اور ایک ایسی حالت تھی کہ اوس وقت اور حال کو مخصوص تھی نویں یہ کہ جناب رسالت کو شوق لقائے رومی طاری تھا گویا ہاتھ پر کہ نفس شریف کو عالم ناسوت سے باہر لاوین اور سرعت کو ساتھ غیب لاہوت میں درلاوین لہذا ناشی ہوتی تھی فہر عالم طبیعت اور ضغطہ پستی مزاج و بشر سے ایسی حالت کہ قوی ہوتا تھا ساتھ اوس کے انفعال اور ظاہر ہوتی تھی حکومت اوس محل ثی اور کیفیت سکرات کی حقیقت سے اللہ تعالیٰ واقف ہے اوس واسطے کہ حضور کے حالات کی حقیقت کا ادراک کسی کو مخلوقات سے ممکن نہیں ہے جو کچھ علمائے لکھا ہے اوس میں جو مناسب وقت معلوم ہوا لکھا گیا اب حالات و فوات شریف مذکور ہوتے ہیں کہ وہ ہمارے واسطے مادی اور بہرہ برین مروی ہے کہ اول کلمہ جوابام رضاعت میں حضور فرمایا اللہ اکبر تھا اور آخر کلمہ جو زبان مبارک سے وقت و فوات شریف کے نکلا رفیق الاعلیٰ تھا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرمایا انہوں نے کہ اکثر جب کسی وصیت سید عالم نے مرض و فوات میں کی وہ نماز تھی اور احسان کرنا ملکوں کے ساتھ بیاتنگ و تجلیج کرتا تھا سینہ مبارک یعنی دم چڑھتا تھا اور زبان کام ندیتی تھی حاصل یہ کہ آخر وقت تک حضور نے نماز کی اور ملکوں کو ساتھ احسان کرنے کی تاکید فرمائی اور لیس



مرفی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور منقول ہے کہ ذن مانگا سرور عالم و ملک الموت نے بعد آسے اور حضور کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یا احمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کو پاس بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ آپ کی فرمان برداری کروں جو کہ حضور ارشاد فرمائیں اگر حکم جو قبض کروں روح مقدس کو اور اگر ارشاد ہو کہ قبض نہ کرو اس میں بھی تعمیل حکم کروں مخیر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یعنی آپ کو اختیار دیا وہ نون امین سے جس کو چاہو اختیار کیجیو ہر چیز بیل کے کہا یا محمد اللہ تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے اور آپ کو بلاتا ہے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ملک الموت وہ کام کرو جس کا حکم دیا گیا ہے جبریل نے یہ منکر گمایہ آخر مرتبہ آنا ہے میرا زمین پر آپ میری حاجب تھو دنیا سے اور آپ کو اس طرح

میں آتا دنیا میں شعر

رفت ہو پوڑ سرف تو حقو بچمن اور نہ کوئی نسیم سحری بود غرض

پس حضرت عایشہ صدیقہ نے سر مبارک تکیہ پر رکھ دیا اور اٹھ کھڑی ہوئیں اس حالت میں کہ نہ پیٹ تین تھیں یعنی بسبب شدت غم اور اندوہ کے کہ فراق حبیب خدا سے طاری تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور کی وفات شریف کے دن اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ زمین میں ہمارے حبیب کے پاس جاؤ اور پرہیز کرنا اس سے کہ بے اذن کے اونکو پاس نہ جانا اور بے اجازت کو قبض نہ کرنا پس عزرائیل دولت سرا سے رسالت کو باہر اعرابی کی صورت پر کھڑے ہوئے اور کہا السلام علیکم اہل بیت النبوة ومعدن الرسالہ ومختلف الملائکہ اجازت دیتی ہو مجھ کو کہ اندر آؤں رحمت ہو خدا کی تم پر خباب سیدہ نبوت رسول اللہ حضور کے سر پر بیٹھیں تمہیں اپنی جوابدہی کہ رسول اللہ اپنی حال میں مشغول ہیں یہ وقت ملاقات کا نہیں ہے

حاضر ہونا حضرت عزرائیل کا واسطہ حصول اجازت قبض روح پر مرفوع کے

پہرا نہوں نے اذن مانگا وہی جواب پایا تیسری بار پہرا ذن مانگا اور آواز بلند کر مایاں تک  
 کہ جب قدر لوگ گھر میں تھو اس آواز بلند کی ہیبت سے کانپ گئے حضور پیش میں آئے اور  
 آنکھیں کھولیں اور پوچھا کیا حال ہے جناب سیدہ نے کیفیت بیان کی فرمایا اسی فاطمہ  
 جانتی ہو یہ کون ہے یہ ہی تو رنیوالا لہ تو نکا قطع کر نیوالا آرزو کا اور خواہشوں کا اور  
 متفرق کر نیوالا اجتماع تو نکا بیوہ کر نیوالا عورتوں کا اور یتیم کر نیوالا لڑکوں اور لڑکیوں کا حضرت  
 فاطمہ نے جب یہ سنارونے لگیں حضور نے فرمایا اے بیٹیاؤ نہ میں حاملان عرش تیرے  
 رونے سے روتے ہیں اور لہجہ دست مبارک میری بی بی فاطمہ کے چہرہ مبارک سے آنسو پونچھو اور  
 دل جوئی کی باتیں کہیں اور بشارتیں دین اور بعض روایات حدیث میں ہے کہ حضور نے  
 حضرت سیدہ کو تسلی دی اور فرمایا کہ تو میرے اہلبیت میں سب سے پہلو مجھ سے بڑی کی اور تو  
 سزا رہے جنت کی عورتوں کی اور فرمایا اے پرویز گار میرے صبر و فاطمہ کو میری  
 مفارقت میں جناب سیدہ نے کہا اگراگرا فرمایا حضور نے تیرے باپ پر بعد آج کو کھچے جا  
 کرے اور اندوہ نہوگا یعنی کرب بسبب تعلق جسمانی کی حالت مرض میں لازماً تشریف لے  
 وہ قطع ہوا جاتا ہے اور جناب سیدہ سے فرمایا کہ انہی کو نکو میرے پاس لے آؤ جناب سیدہ  
 حسنین علیہما السلام کو حضرت کو سامنے لائیں شاہزادگان والا تبار نے جب ابراہیم کو  
 اس حال میں دیکھا رونے لگا اور اس قدر روئے کہ اونکو رونے سے جب قدر لوگ گھر میں تھر  
 سب رونے لگے حضرت سرور عالم نے اونکو پیار کیا اور بوسے لیا اور اونکو ساتھ محبت کر لیا  
 اور اونکی تعظیم اور احترام کا صحابہ اور تمام امت کو حکم دیا اور ایک روایت میں ہے کہ جو لوگ  
 حجر شریف کے دروازہ پر تھو وہی رونے لگے جب آواز اونکو روینکی حضور کے سمع مبارک  
 پہنچی حضرت علی علیہ وسلم ہی رو دیے حضرت ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ

نے آپ کو اگرچہ پہلے کل فتنہ بنجشد لیکن آپ کیون روئے میں فرمایا میرا گریہ امت پر رحمت  
 اور شفقت کی وجہ سے ہو گیا بعد میرے اونکا کیا حال ہوگا اللہ اکبر کیا شان امت پروری ہو  
 گا اور سوقت خاص میں کہ تجلیات خاص اللہ جلشان کی حضور پر ہو رہی تھی اور وقت تھا  
 وصال خاص کا اور سوقت بھی کمال رحمت میں گنہگاروں کا خیال پیش نظر تھا افسوس ہے  
 ہمارے عالون پر کہ ایسی نبی کریم اور رسول رحیم کی یاد سے ہم غافل ہیں اللہ صلی وسلم وبارک  
 علیہ عرضی ہے کہ بعد اوسکو حضرت عائشہ صدیقہ حضور کے آگے گئیں اور عرض کیا  
 یا رسول اللہ آگئیں کہو لیو اور میری طرف دیکھو اور کچھ وصیت فرمائیے حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے آگئیں کہو لدین اور فرمایا اے عائشہ میرے پاس آؤ اور  
 ارشاد کیا اکل جو منیو وصیت کی ہے وہی وصیت ہے پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا  
 حضور کے آگے حاضر ہوئیں اور اوسی طرح عرض کیا حضرت نے اونیسی ہی وہی فرمایا  
 اور تمام ازواج سہرات میں وصیت فرمائی بعدہ فرمایا میرے بھائی علی کو بلا الویدنا علی رضی  
 حاضر ہوئے اور سرانے حضور کے بیٹھو اور میر مبارک کو اپنے زانو پر رکھ لیا جناب سرور عالم  
 نے فرمایا اے علی فلاں یہودی سے مینو اسقدر روپیہ واسطے تجھیں لشکر اسامہ قرض یزیدین  
 ضرور اوسکا قرض ادا کر دینا اور فرمایا اے علی تو سب سے پہلو حوض کوثر پر چہ سو ملیگا اور بعد میرے  
 مکرو مات تجھ کو پونچین گے دل تنگ نہونا اور صبر کرنا اور جب دیکھنا کہ لوگوں نے دنیا کو  
 اختیار کیا تم آخرت کو اختیار کرنا یہ لٹاؤ ہے اون مکرو مات کی جانب جو عہد خلافت حضرت  
 خاتم الخلفا سیدنا علی مرتضیٰ میں پیش آئے رضی اللہ عنہ اور ایک روایت میں ہو کہ حضور  
 فرمایا اے علی دوات اور کاغذ لے آتا کہ تمہارے واسطے میں ایک وصیت لکھ دینا سیدنا  
 علی مرتضیٰ خود فرماتے ہیں کہ میں ڈر ایسا نہ تو کہ جب تک میں اسباب کتابت چم کروں جھڑکا

ف وصیت فرماتا ازواج سہرات اور صحابہ کرام کو

دہاں پر آیا وہ اے ازمین دولت وصیت سے محروم ہو جانے کو کیا رسول اللہ جو وصیت  
 آپ کو کرنا مستحب رہا وہاں میں یاد کروں گا فرمایا الصلوٰۃ وما ملکت آیمانہ یعنی نماز پڑھنا  
 اور عمل کو جو ساتھ احسان کرنا اور ایک روایت میں ہے کہ ارشاد کیا اللہ اللہ فیما ملکت آیمانہ  
 اللہ ما ظہر لہ و اسبغوا بطونہم و اکتفوا بحمیر القول یعنی دروتم اللہ سر دروتم اللہ سر  
 ملوکوں کے بارہ میں پنہاؤ و نگو کہہ اور زہر و او کو پیٹ اور کلام کرو اور سنو ساتھ نرمی کے  
 سیدنا علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ حضور مجھ سے کلام کر کے تمہارا لعاب ہن شریف مجھ پر آتا تھا پھر  
 حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا عورتیں پردہ میں سے بیٹھتی کرتی لگیں اور مجھ کو  
 جی اسکا تحمل نہ رہا کہ میں حضرت سرور عالم کو اس حال میں دیکھوں میں نے کہا اے عباس مجھ کو  
 سنہما اے عباس آئے اور میں اور انہوں نے ملکر جناب سید عالم کو لٹا دیا اور ایک روایت میں ہے  
 حبیب ملک الموت آئے اعرابی کی شکل پر اور اذن مانگا فرمایا کہ دو آدین پس ملک الموت  
 حاضر ہوئے اور کہا السلام علیک ایہا النبی اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور مجھ کو  
 حکم دیا ہے بلا آپ کے اذن کے قبض روح پر فتوح نکروں فرمایا اے ملک الموت قبض روح  
 پھر حاجب تک میرا ہائی جب پیل نہ آؤں پھر جب پیل آئے روتے ہوئے حضور نے فرمایا  
 اے دست محمد تو ایسے حال میں متیڑتا چھوڑا جب پیل نے عرض کیا بشارت ہو آپ کو  
 میں ایک خبر لایا ہوں اللہ تعالیٰ نے مالک دوزخ کو حکم دیا ہے کہ روح مطہر میرے حبیب کی  
 آسمان پر آتی ہے آتش دوزخ کو سجھا دے اور حور عین کو حکم دیا کہ اپنے کو آراستہ کرو اور ملا کر  
 آگاہ کرو اور وہ غنیمت باندہ کر کھڑے ہو کہ روح مطہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آتی ہے اور مجھ کو آگاہ  
 ہو کہ زمین پر جانوریں سے حبیب سے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہشت حرام ہو کل انبیاء  
 اور انکی بہتوں پر حبیب تک کہ تم اور تمہاری امت و ماں بچائے اور قیامت کے دن

اتنی شخص تمہاری امت سے بخشو گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے فرمایا سید عالم نے اہل ملک الموت  
آگے آؤ اور جس امر کے مامور ہو او سکوپور کر دو گویا کہ نبی کریم امت گنہگار کے وعدہ مغفرت  
ہی کے منتظر تھے وعدہ مغفرت امت سنتی ہی قصد عالم بقا کا فرمایا شاعر

از تو عجائب نبو د استی

با خبری از سبقت رحمتی

قالبض ارواح نے جب اذن پایا روح اطہر کو قبض کیا اور اعلیٰ علیمین میں لیگے اور کہا اَللّٰهُمَّ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

چون رسید ز تافان شب بو و عرش

رفت آن طلّوس عرشی سو و عرش

اللہم صل وسلم وبارک علیہ جناب علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ میں آسمان سے آؤں اور اجماعاً  
گی سنتاً تاکہ فرشتہ کہہ رہا تھا اور نبی بی عایشہؓ مرموی ہے کہ جب روح مطہر نبی کریم نے  
جسد اقدس سے مفارقت کی ایسی خوشبو مینو او سے سونگھی جو قبل او سکے ہرگز نہ سونگھی  
تھی پس مینو حضور کو چادر اوڑھا دی اور بعض روایت میں ہے کہ ملائکہ نے اوڑھا دی اور ام کہہ  
رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ جب نبی کریم نے وفات کی مینو پنا مانا تہ حضرت کر سیدہ فاطمہؓ پر  
رکھا پس کئی جمعہ گزرے مینو کہا ناہی کہا یا اور وضو بھی کیا بوسے مشک میچے مانہ سے  
نہیں گئی اور بعد وفات جناب سید عالم کے صحت کو ساتھ مرموی ہے کہ جناب سید نو گریڈ  
وزاری کی اور کہا اے باپ تمہو دعوت حق کو قبول کیا بعد تمہارے وحی اب کس پر نازل  
ہوگی جبریل ہم پر کا ہے کو آوین گے اے رب فاطمہ کی روح کو اپنے حبیب کی روح اطہر کے  
پاس پونچا اے اللہ مجھ کو اپنے حبیب کا دیدار نصیب کر اے اللہ مجھ کو اپنے حبیب کو اب  
بے نصیب نکر اور قیامت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے مجھ کو ہم نہر کننا  
اور اوس وقت سے حضرت سیدہ کو کسی نے ہنست نہ دیکھا ہمیشہ اندوگین رہتی تھیں اور دیا

کرتی تھیں اور اس وقت تک قبت الاحزان بقیع شریف میں جناب سیدہ کور و دو غم کا یادگار موجود  
 ہے کہ اس سے اہل محبت کو دماغ میں بوسے حزن آتی ہے اور مروی ہے کہ حضرت صدیقہ  
 کبریٰ و زاری کرتی تھیں اور کہتی تھیں افسوس ہے ایسے پیغمبر کا جس نے فقر کو غنا پر اور دشمنی  
 کو لگری پر اختیار کیا اور حیف ہو اس دین پر نہ کہ ایک رات کو نام شبامت کے  
 گناہوں کو غم اور رنج سے بہتر راحت پر نہ سویا ہمیشہ ساتھ قدم ثبات کو محاربہ نفس میں قرار گزین  
 رہا اور کہیں منہیات کی طرف نظر التفات ہی بھی نہ کیا اور کھار کے ضرر پر نہ پھانسی سے غبار  
 ملاں کہیں اس کو قلب روشن پر نہ مٹھا اور دروازہ احسان اور فضل کا رباب فقر اور صبا  
 حاجت پر نہ بند کیا اور ندان مبارک اس کی دشمن کے پتھر کی ضرب سے شکستہ ہوئے اور مشائی  
 مبارک اس کی عصا سے جو ایش روں کا سر سے باندھی گئی اور شکم اقدس اس کا اور روز برابر  
 نان جوین سے سیر نہیں ہوا چونکہ اہلبیت نبوت فراق جناب رسالت سے بچنے تو یہاں تک کہ ان کو  
 اپنے اوپر اختیار نہ رہا تھا لاکھوں کی تسکین کی واسطے اس کے رسم تعزیت کرتے تو چنانچہ مروی ہے  
 کہ دولت سراے نبوی جو اس وقت بیت الحزن تھا اس کو گوشے سے آواز سنئی اور کہنے لگا معلوم  
 نہوا کہا او سنو السلام علیکم اہل البیت و رحمۃ اللہ وبرکاتہ کل نفس ذائقة الموت وانما  
 توفیق الجئی کے مرقوم القیلہ آگاہ ہو ہر مصیبت کی واسطے اللہ تعالیٰ کے پاس تسلیہ ہو  
 اور ہر فوت ہو نیوالے کا ایک خلف ہو پس مضبوط ہو خدا پر اور اس کی طرف متوجہ ہو جزع  
 نہ اور بے صبر نہ اس واسطے کہ حقیقت میں مصیبت زدہ وہ شخص ہے جو ثواب سے محروم ہو  
 والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مروی ہے کہ ایک مرد اشہب اللیحم اور صبح آئے اور گویا  
 سے گزرے اور روئے بعدہ التفات کیا انہوں نے صحابہ کی طرف اور کہا اللہ کو پاس  
 نہ مصیبت کا بدل اور ہر فوت شدہ کا عوض اور ہر لاک شدہ کا خلف ہو پس اللہ کی طرف

فنانزل ہونا ملا لگا اور حضرت خضر علیہ السلام کا طریق تعزیت کے

پرو اور او کو جانب رغبت کرو اور نظر خدا کی بلا کی طرف ہو اور مصیبت زدہ وہ ہی شخص ہے  
 کہ جسکی مصیبت کا نقصان صبر سے کامل کیا جاوے یہ کہہ کر وہ چلو گئے حضرت صدیق اکبر  
 اور حضرت علی مرتضیٰ نبی اللہ عنہما نے فرمایا یہ حضرت تھمارے پاس تعزیت کو آئے تھو  
 اور منقول ہے کہ یا ران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات جناب سرور کائنات ہو  
 بسبب شدت حزن اور غم کے سراسیمہ اور حیران ہو گئے تھو عقلمین او کی جاتی رہی تھیں  
 اور ہوا اس باقی نہ رہی تھو بعضو کی زبانیں بند ہو گئی تھیں قوت کلام کی تھی چنانچہ حضرت  
 عثمان کا ایسا ہے حال تھا مروی ہے کہ حضرت عمر او کی طرف سے نکلا اور اون پر سلام کیا اون  
 نے جواب نہ دیا او بعضو اپنی جگہ پر سکتے کی صورت سے گئے تھو جنبش نہ کر سکتے جناب لایت  
 تاب بھی اسی حال میں تھو اور بعضو مریض اور لاغر ہو کر در فراق نبوی سے دہلے ہوتے ہوتے  
 اس عالم سے گز گئے اور بعضو نے دعا کی کہ اللہ ہم کو اندا کر دے ہم سے نہیں ہو سکتا کلاب  
 دوسروں کو دیکھیں اور اس طرح سے فریاد کرتے تھو جیسے کچھ کنوایے حالت احرام میں لمبیک

پکارتے ہیں اور فریاد کرتے ہیں ابیات

دیدہ فراق تو زبان می بیند	بر چہرہ زخون دل نشان می بیند
بالینہ من ز دیدہ ناخوش نمودم	گو بے رخ تو چرا جہان می بیند

اور اکثر صحابہ نے اس حادثہ جانکاہ کے پیش آنے سے غم فراق محبوب خدا میں اشعار  
 پر در بطریق مرثیہ کے فرمائے ہیں اور فی الحقیقت یہ وہ غم ہے کہ اسمین گریہ وزاری  
 کرنا اور اس مصیبت پر صبر نہو سکتا بھی باعث نجات اور حصول اجر ہے چنانچہ  
 مروی ہے کہ سیدنا علی مرتضیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے برابر کھڑے  
 ہوئے اور روئے اور کہا یا رسول اللہ میں سہ ماں باپ تم پر فدا ہوں بالتحقیق جنہ

ف حال زار پروردگار عا شقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غم فراق میں

نمایت قبیح ہے الا آپ پر اور بے شبہہ صبیحیل ہے مگر آپ سے یعنی ہر مصیبت پر جبرع کرنا ہر  
 اور صبر کرنا اچھا ہے لیکن یہ وہ مصیبت ہو کہ جس میں جبرع کرنا اور صبر کرنا ہی اچھا ہے اسوا  
 کہ یہ سب غلبہ محبت سے ہوتا ہے اور محبت نبی کریم عین ایمان اور مسلمان کی نشانی ہے

جانمن کفر محبت تیرا عین ایمان ہوا اللہ اللہ

اور حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے موافق وحی اور کتاب کے تھی  
 اس صدمہ جان فرسائے پیش آنے سے اونکی عقلیں اس قدر اختلال ہو گیا تھا کہ فریاد  
 کرتے تو اور قسم کہاتے تھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہیں کیا مگر یہی  
 ہو گئی ہے جیسے موسیٰ کو ہو گئی تھی یعنی وقت تجلی کے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت  
 فاروق کہتے تھو کہ جناب سرور عالم بسبب وعدہ دیدار کے تشریف لیگا جو جیسے موسیٰ تشریف  
 لیگا تھو اور کہتے تھو میں امید رکھتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر دنیا میں رہیں گے  
 کہ ناتھہ اور زبان سنا فقونکی کٹ جاوین بعض منافقین نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 پیغمبر ہوئے وفات نہ کرتے حضرت عمر نے جب یہ سنا تلوار کہینچی اور سجدہ شریف کو دروازہ  
 کھڑے ہوئے اور کہا جو شخص کہو گا کہ پیغمبر خدا نے انتقال کیا اس تلوار سے اس کو دو ٹکڑے  
 کروں گا حضرت فاروق کے فرمانے سے جناب سرور عالم کی وفات میں شبہہ ہو گیا  
 آسمان بیت عیسیٰ نے اپنے ناتھہ سے حضور کے دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا  
 خاتم نبوت کو نپا یا بلند آواز سے کہا کہ مہر نبوت مرتفع ہو گئی سرور عالم نے انتقال فرمایا  
 اور مروی ہے کہ اس حادثہ کو وقوع کی وقت صدیق اکبر اپنے گھر میں تھو جب اس واقعہ کا  
 حال سنا بجمہت تمام دولت سہرا سے نبوت کی طرف روانہ ہوئے راہ میں روٹی جاتی تھو  
 اور کہتے جاتے تھو و اھلاہ افسوس بیٹھہ ٹوٹ گئی جب مسجد کے دروازہ پر پہنچے لوگوں کو پشیمان



پایا کسی طرف ملتفت نہ ہوئے اور کلام نکلیا اور حضرت صدیقہ کے خجھر مبارک میں آئے اور ذراے شریف کو چہرہ پر انوار پر سے اوٹھایا اور پیشانی اقدس پر بوسہ دیا اور ایک دست میں ہکے کہ پناہ میں حضور کے دہن شریف پر رکھا اور خوشبو کے مبارک کو سونگھا اور کہا  
 وَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بعدہ سراوٹھایا اور روئے اور پہرہ دوسری مرتبہ بوسہ دیا اور کہا وَ اَحَبُّ اَبْنَاءِ اَدِیْمٍ  
 سراوٹھایا اور روئے اور پہرہ بوسہ دیا اور کہا وَ اَحْلٰی لَکُمَا میرے مان باپ آپ پر  
 خدا ہوں آپ پاکیزہ اور خوشبودار تہو زمانہ حیات میں بھی اور زمانہ وفات میں بھی جمع  
 نکرے گا اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتوں کو لیکن وہ موت جو آپ کی واسطے لکھی تھی وہ آپ کی  
 پائی مراد اس سے یہ ہے کہ سب لوگ قبر میں واسطے سوال کے زندہ کئے جاتے ہیں حضرت  
 سرور عالم بھی زندہ ہونگے اور حضور کو قبر شریف میں پہرہ دوسری موت نہوگی آپ کی  
 حیات باقی اور مستمر رہے گی اور حضور نے خود بھی فرمایا ہے کہ میں گرامی ترین ہوں اپنے  
 رب کو نزدیک کہ چہرہ دس مجھ کو قبر میں چالیس روز بعدہ صدیق اکبر نے عرض کیا کہ  
 آپ اوس سر برتر میں جو آپ کا وصف کرتے ہیں اور آپ اوس سے بالاتر ہیں کہ آپ  
 روین اگر ہم کو اختیار نہوتا تو اپنے نفس کو آپ پر فدا کرتے ہم اور اگر آپ میت پر نیکی  
 ممانعت نفرما چکے ہوتے تو اس قدر وثائین کہ آنکھوں سے چشمہ جاری ہوتے اور اللہ انہو  
 حبیب کو ہمارا سلام پہنچا اور یا رسول اللہ ہم کو اپنے رب کے پاس یاد کرنا بعدہ حضرت  
 صدیق گھر سے باہر آئے دیکھا حضرت فاروق کو اوس حال میں چند بار کہا اسے عمر  
 بیٹہ بجاؤ وہ نہ بیٹھو پس کہا صدیق اکبر نے اے لوگوں واقف ہو خدا کے رسول نے  
 انتقال کیا تم نہ نہیں سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے حبیب کے خطاب میں  
 فرمایا ہے اِنَّا کُنَّا مَعَهُ وَ اَنَّمَا مَنَعْنَاهُ اَنْ یَّخْبُرَ بِاَمْرِ رَبِّکُمْ فَتَکُنْ لَّکُمُ الْخَبْرُ

اَفَاَنْ مِّنْ فَتْنَةٍ اَتَمَّتْ الدُّنْيَا پَر خِیَابِ سِر و غَالِمِ کَے مَنبَرِ شَرِیفِ پَر چڑھ چکے لوگوں نو حضرت  
 عم کو چوڑیا اور صدیق اکبر کی طر ف ر جوع ہوئے حضرت صدیق نے خطبہ پڑھا اللہ تعالیٰ  
 حمد اور ثنا کی اور درود پڑھا نبی کریم پر اور کہا جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتے تھے انھیں  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی اور جو خدا سے غافل تھے ان کی پرستش کو تو تیرے تحقیق وہ ایسا  
 نندہ ہے کہ ہرگز نہ مرے گا اور آریہ کریمہ قَمَاحُ مُحَمَّدٍ اَلَا دَسْتُولُ اِخْرَکَ اور آریہ شریف اِنَّکَ مَعِیْتَ  
 وَ اَتَحْمَدُ مَعِیْتَ نَفَا کو پڑھا لوگوں نے ان آیتوں کو یاد کر لیا اور سمجھ کر آج یہ آیتیں نازل ہوئی  
 اور حضرت عمر فرماتے ہیں کہ قسم ہے خدا کی گویا سنیو یہ آیتیں سنی ہی نہ تھیں جب ابو بکر سے  
 اونکو سنا جسم میرا کانپ اٹھا اور میں گر پڑا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ گویا ہمارے اوپر  
 ایک پڑو تھا کہ ابو بکر کے خطبہ پڑھنے سے اڑا ہوا گیا پس اہل مدینہ اور اصحاب رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کو یقین ہو گیا کہ حضور نے انتقال فرمایا سب کہنے لگے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اور  
 بعد صدیق اکبر کے حضرت فاروق نے بھی خطبہ پڑھا اور کہا اے لوگوں میں جو کلام کیا تھا  
 درحقیقت وہ نہیں ہے جو میں نے کہا تھا نہیں پایا ہوں میں اسکو اللہ کی کتاب میں اور اللہ  
 کے رسول کے عہد میں لیکن میں امید کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں  
 اور ہمارے کاروبار کی تدبیر کریں اور بعد ازاں ہمارے انتقال فرماویں پس اللہ تعالیٰ فرما دیا  
 رسول کو واسطے وہ جو اوسکو نزدیک تھا نہ وہ جو ہمارے نزدیک تھا اور یہ اللہ کی کتاب ہے  
 اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکو ہدایت کی ہے اپنی رسول کو پس پکڑو اسکو یعنی کتاب کو  
 موافق عمل کرو تاکہ راہِ راست پاؤ جیسا کہ ہدایت کی گئی ساتھ اسکو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو اور مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بعد خطبہ کا اہلبیت رسالت رسول اللہ  
 تعالیٰ علیہم اجمعین سے طریقِ تعزیت ادا کیا اور تسکین اور تسلی اونکی فرمائی اور کہا

وَبَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا مِّنْ ذٰلِکَ النَّاسِ

۱۔ غسل اور تجنیز اور تکفین سید عالم کی آپ لوگوں سے متعلق ہے آپ اس کام کو انجام  
 دین اور یہی وصیت تھی جناب رسالت کی چنانچہ حضرت عباس اور سیدنا علی مرتضیٰ  
 وغیرہ اس کام میں مشغول ہوئے اور اختلاف ہوا اسمین کہ آیا حضور کا ملبوس شریف  
 اوتار لین جیسو اور اموات کا اوقار لیا جاتا ہے یا ملبوس شریف ہی میں غسل دین ناگاہ  
 ایک غفلت سب حاضرین پر طاری ہو گئی اور اسی حال میں گھر کے ایک گوشہ سے  
 آواز آئی کہ خدا کے رسول کو اسی پیر میں غسل دو جب حضرت عباس نے ارادہ  
 غسل کا کیا چارز انو ہو بیٹھو اور سیدنا علی مرتضیٰ کو بھی چارز انو بیٹھایا تاکہ جناب سید عالم کو  
 اپنی گود میں بٹھادیں پھر اوس وقت نہ ہوئی کہ حضور کو چٹ لٹا دو اور غسل دو پس لٹایا  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ نے اور جناب  
 ولایت تاب نہ لانے لگو اور حضور کو اپنی سینہ پر لے لیا اور کپڑا لٹا دیا پیر لپٹ کر ہاتھ حضور کے  
 پیر میں شریف میں کیا اور اسامہ ابن زید اور صلح حبشی مولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم پیر میں شریف پر پانی ڈالتے تھے اور فضل ابن عباس پیر میں شریف کو جس طرح  
 اوٹھائے ہوئے تھے تاکہ جناب مرتضوی بہ آسانی جسم اٹھ کر دوہوئیں اور حضرت عباس  
 اور قسم ابن عباس جناب ولایت تاب کی اعانت کرتے تھے حضور کو ایک جانب سے دوسری  
 جانب پیرنے میں اور غیب سے ہی اس کام میں اعانت ہوتی تھی چنانچہ ایسا معلوم  
 ہوتا تھا کہ جناب سید عالم خود ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف پھرتے ہیں اور غیب سے  
 آواز نہایت لطیف آتی تھی کہ منور والا کہتا تھا کہ رسول اللہ کے ساتھ رفیق کرو اور جیسو  
 ۲۔ اموات کے جسموں سے میل وغیرہ نکلتا ہے حضور کے جسم لطیف سے کہ نہیں نکلا  
 جناب مرتضوی نے کہا میرے مان باپ آپ پر خدا ہوں کیا پاک اور خوشبودار میں آپ

حیات میں اور معات میں اور تین با حضور کے جسم اطہر کو دھویا آب خالص اور آب برگنار اور آب کافور سے اور روایت ہے کہ وقت غسل شریف کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہون کے نیچے اور مقام ناف پر پانی جمع ہوا تھا جناب ولایت مآب نے اس کو اپنی زبان سے چاٹ لیا اور فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ اسید و حبیہ سی ہی محبہ کو علم بہت بڑا اور قوت حفظ الغرض بعد غسل کے تین سفید جامہ سہونی سے کہ او سین قمیص اور عمامہ تھا سید ثونین کو کفن دیا اور ایک روایت میں ہے کہ کفن شریف میں دو جامہ سفید اور ایک کھیتیانی تھی اور مشک اور جنوط حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن شریف اور ادن اعضاء اطیف پر موجود ہیں زمین پر لگتی ہیں چہرہ کا اور کہتے ہیں کہ اس جنوط کو جبریل علیہ السلام جنت سے لائے تھے بعد حضور کو سر پر لٹا دیا اور موافق حضور کی وصیت کہ گہر میں نہ دیا اور سب با بر نکل آئے سیدنا علی رضی فرماتے ہیں کہ دو شنبہ کو حضور نے وفات فرمائی شنبہ کو مہر سنا کہ ایک مائت آسمان سے نڈا کرتا ہے اے گروہ اہل اسلام آؤ اور اپنے پیغمبر غازیہ پر ہو پس اسی ترتیب سے جو خیر ابن مسعود میں بیان ہو چکا ہے گروہ گروہ مسلمانوں کی آتی تھی اور ہر ایک علیہ السلام غازیہ پر تھوڑا جناب رضوی نے کہا کہ کوئی شخص امامت نہ کرے حضور کی غازیہ میں اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے امام ہیں حالت حیات میں ہی اور حالت ممات میں ہی ایسا خاص خصائص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور اشیاء سے دفن شریف میں تاخیر ہوئی اور مروی ہے کہ سیدنا علی رضی جنازہ اقدس کو مٹانے لے کر بے ہوشے اور کہا اسے پیغمبر گزاق اور اسے دین پرور نامی خدا کا سلام اور رحمت آپ پر جو اسے اللہ تم کو اہی دیتی ہیں کہ جو کچھ آنحضرت پر نازل ہوا وہ سب انہوں نے ہم کو پہنچا دیا اور جو بشرط طبیعت تھی امت کو ساتھ لے آئی اور راہ خدا میں بہاؤ کیا یہ اللہ

غالب کر دیا اللہ تعالیٰ نے اپنی دین کو اسے اللہ جو کچھ میرے رسول پر نازل ہوا وہی ہم کو  
 اوسکی پیروی میں سے کر دی اور جمع کریم کو اور اپنے حبیب کو قیامت کو دن لوگوں کو ایمان  
 اور اختلاف کیا صحابہ نے کہ حضور کو مسجد میں یا مکان میں یا مقبرہ بقیع میں دفن کرین  
 صدیق اکبر نے کہا سنا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پیغمبر دفن کیا جاوے  
 مگر اوسی جگہ کہ جہان اوسکا قبض روح ہوا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی  
 نے کہا کہ تمام روئے زمین میں کوئی بقعہ اوس جگہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک گرامی  
 نہیں ہو کر جہان اوسکی رسول کی روح پر فتوح کو قبض کیا ہے پس بچو نا حضور کا اوٹھا کر اوسی جگہ قبر  
 لہو دی گئی اور شب چہار شنبہ کو آدھی رات گئی یا وقت سحر کے اوس امانت عظمیٰ کو پرہیز  
 میں چھپا دیا اور قبر شریف کو زمین سے بالشت بہراؤنچا ماہی پشت کی صورت پر بنایا اور پانی  
 اوسپر چھڑکا بعد فراغت کو سب لوگ جناب سیدہ کے استانہ مبارک پر حاضر ہوئے اور عزت  
 ٹی جناب سیدہ نے پوچھا رسول اللہ کو دفن کر دیا سب نے عرض کیا ناں فرمایا حضرت سیدہ  
 ٹیو نکرتھا رے دلون نے گوارا کیا کہ اوس آفتاب بدایت کو پرہ خاک میں چھپایا آخر  
 آپ نبی رحمت نہ تھی صحابہ نے جواب دیا اے بنت رسول اللہ ہم کو کب یہ امر گوارا تھا  
 ہم لوگ اس سے اندوہناک تھو لیکن خدا کے حکم سے کیا چارہ الغرض تمام صحابہ اور اہلبیت  
 اس غم سے دردناک تھو کوئی فراق نبوی میں یہ مضمون ادا کرتا تھا

بر دل من مجاہد غان چین بگریستو  
 تاہر یک خوشن بن خوشن بگریستو  
 تا بدیدو حال من بہر حال من بگریستو  
 بریلیمان آہمیری ہم اہر من بگریستو

گر بقدر سوزش دل چشم من بگریستو  
 صد ہزاران دیدہ بایستو دل ریش مرا  
 دیدہ ہاؤ نخت من بیدار بایستو کنون  
 انچہ از من کم شد اگر از سلیمان کم شدی

کاشکو بودی مراد بر موئے ہر بن دیدہ

تا برین چشم و چراغ انجمن بگر لیستو

اور کوئی حبیب خدا کی جدائی میں اس طرح سرگرم آہ فانی تھا

نوبہا رسن کجا شد ان گل سیراب کو  
و شہتا رکیہ ہجران و نمی یا بیم باز  
حسنا کفر اہم ویا ان غم گین رافضی  
گر تیریم ورنہ دم پتہ اذکارم مکن  
میتوان دیدن بجاوش ای دریا فواکھ  
رو بہ غمظوم کہ ہم شمع است و ہم متاب کو  
عاشقانہ لبو صبح و تشنگانہ آب کو  
گرہ را صد و جدہ ارم زندہ و اسباب کو

الہنس ابن مالک نو کہا ہے کہ کوئی دن مدینہ کا بہتر اور نورانی زیادہ اس دن نہ تھا کہ عالم  
جس رفروغان شہر لائے تھے اور کوئی دن ظلماتی اور تنگ تر اس دن نہ تھا کہ ایک  
آفتاب ہدایت نو اس روز پر نہ گیا صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ بعض صحابہ نے مدینہ منورہ کو  
چھوڑ دیا ہے پہلے گئے اور ایک جماعت صحابہ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کی اور حضور کے  
قبر شریف کی زیارت سورتوں کو تسکین دیتی تھی اور جو پسند کرتے تھے اور اگر کوئی درد دل پیدا  
ہوتا تھا تو اس طبیب باطن کے حضور میں پیش کرتے تھے یعنی قبر شریف کو مقابلہ کثرت  
ہو کر عرض حال کرتے تھے بعض ظاہر کے قانون سے اور بعض گوش دل سے جواب سنتے تھے اور  
قبر شریف میں نہایت درجہ کی صفا و منتہا مرتبہ کا نور اور ضیاء تھا جس شخص کو کہ دعا کو  
کبھی نہ دیکھا تھا جب قبر پر انوار کو دیکھتا تھا گواہی دیتا تھا کہ اس قبر شریف کا صاحب پیغمبر خدا  
ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک اعرابی کا دفتر منورہ کے مزار رحمت نشانی پر حاضر ہوا اور قبر شریف  
دیکھا بے اختیار کہنو کا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ لَوْ کونے  
اوس سے پوچھا کہ تو نے کیونکر جانا کہ یہ پیغمبر خدا ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور سن کر قسم کھا کر  
کہا کہ میں نے اس قبر شریف کو کبھی نہ دیکھا تھا اور جانتا تھا کہ یہ صاحب اس کا کوئی ہے

بیان آن آیات کا جو بعد از شریف کمر پر ہوا ہے سے ظاہر ہو گیا

لیکن خدا نے میرے دل میں الہام کیا اور اشعار پڑھے ترجمہ اونکا یہ ہے گدازیں طرف  
 قبر شریف نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کلام کیا محبوبہ سے حالانکہ قبر کلام نہیں کرتی ہی  
 او قبر کے ساتھ آنارہوت قائم ہیں مایل ہوتے ہیں اوسمین قلب کل مسامانوںکا اور پہننے  
 اگرچہ زمین عود کیا اسے سڑا خالق کے آپ سی پس آپ کی قبر نے بیان کردی تہہ کوکہ زمین  
 ایک مکرم ہو اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا ہے انہوں نے کہ حضور کے  
 دفن شریف کی قبر میں دن کے بعد ایک اعرابی آیا اور اپنی تین اوسن جناب سرور عالم کی قبر  
 مبارک پر ڈال دیا اور اس خاک پاک سے ایک ٹھکی خاک اوٹھالی اور اپنی سر ڈالی بعدہ کہا  
 یا رسول اللہ آپ کو فرمایا اور ہم نے سنا اور اپنے اللہ تعالیٰ سے لیا اور ہم نے آپ سے فرمایا اور جو کچھ  
 کہ آپ پر نازل ہوا یعنی قرآن مجید اوسمین یہ ہے وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ  
 فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدَ اللَّهُ تَوَّابًا رَحِيمًا میں نے اپنے نفس میں ظلم  
 کیا ہے اور آلودہ گناہ آپ کو پاس حاضر ہوا ہوں تاکہ میرے واسطے مغفرت مانگیں اور طلب آمرزش  
 لیں پس قبر شریف میں مرتبہ آواز آئی کہ تجھ کو بخش دیا اور شیخ محمد ابن عبد اللہ عینی کہ اکابر  
 مفسرین سے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ میں جناب رحمت عالم کی قبر شریف کی پاس  
 بیہاتما اعرابی آیا اور حضور جناب رسالت میں اوسو سلام عرض کیا اور کہا

قَالَ ابْنَ مَرْثُومٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَاءَ الْقَبْرَ يَسْأَلُ عَنْهُ

يَا خَيْرَ مَنْ وَفَيْتَ بِالْقَاعِ كَعَطْفَةٍ

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

فَقَسِيْ فِدَاءُ لِقَبْرِ ابْنَتِ سَائِكُنْ

اور کہا ہے اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا ارشاد حق ہے وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ  
 فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدَ اللَّهُ تَوَّابًا رَحِيمًا اور حال یہ ہے کہ میرے  
 نفس میں ظلم کیا ہے یعنی گنہگار ہوں اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہوں اور آپ سے

عرض کرتا ہوں یا رسول اللہ کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میری مغفرت مانگیں راوی کتبوز  
 زمین زیارت کر کے پہرا اور سو گیا واقعہ میں دیکھا میں نے کہ ارشاد ہوا اے عینی اوس  
 اعرابی سے جا کر مل اور خوشخبری دے کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو بخش دیا پس میں جا کا  
 اور اوس اعرابی کے پیچہ گیا اور اوسکو خوشخبری دی، بعد ان روایات کو صاحب وضہ نے  
 فرمایا ہے آگاہ ہو کہ زیارت قبر شریف کی اعظم قربات اور اجل طاعات سر ہے تمام علما  
 اسکو قائل ہیں کہ زیارت قبر شریف سنت مندوب اور فضیلت مرغوب ہے اور بعض علما  
 اوسکو واجب کے قائل ہیں بدلیل اس حدیث کے کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے حبس نہ زیارت کی میری قبر کی البتہ مجھ پر ظلم کیا ارشاد کیا ہے حضور نے جسکو  
 میری امت میں سے وسعت ہوئے اور پہرا و ستر میری زیارت نہ کی پس اوسکے  
 واسطے کوئی عذر نہیں ہے اور حضور کی قبر شریف کی زیارت میں فضیلت اور ثواب  
 بہت بڑا ہے مروی ہے فرمایا ہے نبی کریم نے حبس بعد میرے میری قبر کی زیارت کی  
 کہ میں نے کبھی مسجود کو حیات میں دیکھا اور آخر حدیث خالی ضعف سن نہیں ہے سہرۃ قننا

اللہ تعالیٰ زیارت کا قیام و اقبال بآمین

پیام دروید بآمین  
 زمین ہو سق سلام من خراب بسان

صباحیت شوقم بآمین بسان  
 در آمد مقام کہ آرام کا حضرت اوست



احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال علماء صوفیہ  
 ہے کہ جناب سید عالم قبر مبارک میں زندہ ہیں اور حسب طرہ حیات ظاہری میں ہماری معین اور  
 مددگار تو وہی شان حضور کی اسباب بھی قائم ہیں اہل حاجت کی عرض کو سنتی ہیں اور اللہ تعالیٰ  
 سے اوسکو واسطے دعا فرماتی ہیں اے اللہ تعالیٰ دعا اپنی حبیب کی مقبول کرتا ہر اور برکت دعا



اور توجہ جناب نبوت کی مدعا حاصل ہوتا ہے دریاے رحمت محمدی امت پر کھلی ہیں اور بحیرہ  
 رافت نبوی و لیساہی جوش پر ہے دست فیض حضور کا کشادہ ہے اور ہر سرفیض کے  
 پونچا نہیں اور توجہ کے دیوین کمی نہیں ہے مگر صد حیف کہ ہم کو مانگنا نہیں آتا ہے اگر ہم اور  
 سحر کرم اور محیط رحمت سے سائل ہوں تو حضور کی شان سے ہر کہہ ہی کسی سائل کو سوال کو  
 آپ فرمائیں فرمایا ہمارے سوال کو بھی رد نہ کریں اور ضرور ہم ہی جناب رسالت سے فیض  
 ہوں اور طریقہ جناب سید عالم کی طرف متوجہ ہونیکا اور حضور کو اپنی طرف متوجہ نہ کیا یہ ہے  
 اظہار اور باطن اطاعت کر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور محبت اپنی دل میں پیدا کر کے  
 اس مرتبہ پر کہ سب کی محبت پر غالب ہو جاوے اور محبت کرے آپ کو کل منتسبات ہو اور انکی  
 تعظیم کرے اور ہمیشہ حضور دل کے ساتھ آپ کا ذکر کرے اور درود پڑھے آپ پر اور تصور آپ کا  
 دل میں قائم کرے چنانچہ شیخ زاد ارج میں وصل تعلیم معنوی میں فرمایا ہر خواہد اوس کا  
 یہ ہر کہ اگر تونے کسی وقت خواب میں صورت ندیہ نبوی کو دیکھا ہو تو اوس صورت شریف  
 کو اوسکی صفات کو ساتھ اپنے آئینہ تصویر میں حاضر کر اور یاد کر اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 اور درود بھیج آپ پر اور وقت ذکر کو ایسا ہو جاگو یا کہ جناب سید عالم حالت حیات میں تیرے  
 سامنے تشریف فرما ہیں اور تو آپ کو دیکھتا ہے اور جان لو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں تیرے کلام کو اسواسطے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ساتھ تصفین  
 اور صفات باری تعالیٰ سے ہر کہ وہ جلیس ہے اپنے ذکر نیر والوں کا جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے اَقَامَ  
 جَلِیسَ مَعَنَا دَکْرَی مِیْنِ جَلِیسِ مَعَنَا اَوْ سَکَا جَوْجَہَہُ کَوَاکِبُ تَارِہِہُ اَوْ جَنَابِ سَیِّدِ عَالَمِہُ اَوْ اَسْوَ حِمْزِہُ  
 نَضِیْبِہُ وَاَفْرَہُ یَعْنِی حَضُورِہِ اِسْ صِفَتِہُ کَاظْمُہُ ہُو اَو اَرِیْہُ اَم تَحْصِیْہُ نَمِیْنِ ہُو سَکَتَاہُ اَو ہُو  
 تُوْنِے حَضُورِہُ کِی تَبْرِشْرِیْفِہُ کِی زِیَارَتِہُ کِی ہُو اَو رُوضِہُ قُدُسِہُ کِی اَتِیْمَاہُ تُو اَو سَکُو اِنِہُ مِیْنِ جَلِیسِہُ

مہبوت آپ کو یاد کر اور آنحضرت پر درود بھیج اور اسطرح ہو جا جسے حضور کی قبر شریف کو پاس  
 نظر ہے اجلال اور تعظیم کے ساتھ یہاں تک کہ مشاہدہ کرے تو جناب سرور عالم کی وقتاً  
 ٹو کھلا ہوا اور اگر قبر شریف کی بھی زیارت نہیں کی ہے اور روضہ پر انوار کو بھی نہیں دیکھا ہے  
 ہمیشہ صلوٰۃ اور سلام نبی کریم کی حضور میں عرض کر اور تصور کر کہ حضرت تحت عالم سنتر ہیں  
 سیرت صلوٰۃ اور سلام کو اور اس میں اپنی مہمت کو جس جمع رکھہ اور باوہ یہاں تک کہ پہونچ  
 تیرے صلوٰۃ حضور قلب کی حالت میں جناب رسالت کو پاس اور جس جمع مہمت کو بہت بڑا  
 اثر ہے اور شرم اس سے کہ ذکر کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ پر درود پڑھے اور  
 دوسری طرف مشغول ہو اس واسطے کہ صلوٰۃ بے حضور قلب کو مثل جسم بے روح کے ہے  
 اور جو عمل نیک ساتھ حضور قلب کی ہو گا وہ زندہ ہو اور جو غفلت سے ہو گا وہ مردہ ہو اسیدو صاحب  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمل نیت ہی سے ہے اللہ مانا امت مجھ  
 لہ تہ فلا تفرحوا فی الدارین رؤیتہ واستعلنابستناءہ وتوقنا علی ملتہ واحشرونا تحت  
 لوائہ واجعلنہ رفقاءہ واسقنا کاسہ وانفعنا بحبہ اللہم اجمع بیننا و بینسہ  
 ولا تفرق بیننا و بینسہ امین یا رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ وخلیلہ  
 وحبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اللہم صل وسلم وبارک علیہ

خاتمہ الطبع الحمد للہ علی احسانہ کہ سالہ سیزدہم مسلمی بہ منہج الاحزان فی ذکر

وفات نبی آخر الزمان کہ تتمہ عجوبہ مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات کا ماہ  
 صفر النظر ہے سب سے پہلے تمام ہو غفار الذنوب ستار العیوب بیرکت اس کی کفریہ کے کاتب اور  
 قلمی اور سان اور اہل مطبع کا انجام بخیر فر کے اُمت محمدی میں حشر فرمائے

# اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع  
نامی لکھنؤ میں اکثر مرتبہ بعد افر سے طبع ہو کے شائقین کی خدمت میں عند اطلب  
مطبع سے ارسال ہوتی ہیں درج ہیں قیمت عند دریافت بحیثیت تلافی خریداری عرض کی جاوے گی۔

نقل سلیمان	حجرات سلیمانی	تعبیر سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	اندھیل
سبحر طاسم	دریای طاسم	انجاء عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الفلجیارد	علامۃ الامراض
بوستان نجوم	کلاستان نجوم	تحفہ سعیدی	نجم حیات قانون	ہنس نجوم	دیوان عالم
دیوان صبا	دیوان حضرت علی	مفردات نامری	تعلیم حبیبی	تغریب التجوید	نامہ عاشقین
خیر الادکار فی ذکر	نور الانوار فی ذکر	نجم الہدیٰ فی ذکر	مہربان افلاک فی	سفینۃ النجات	کل الامراض
سید الاخبار	سید الابرار	سیکالورسے	ذکر سید الانام	فی ذکر سید المہجور	ذکر یاقوت
شمس السنو فی ذکر	نور العینین فی	مقصد الخیرات فی	مدن البرکات فی	حل العینین	سلطنت الفلک فی
خیر الکورسے	ذکر رسول تعلیم	ذکر سید الکائنات	ذکر صبا البینات	حوالی سید الکونین	ذکر المعجوب
منہج الاسرار فی	تعبیر الفلک فی	فضای چشتان	مجموعہ طب علمی	نقل محفل	نقل مجلس
ذکر وفات خواجہ	تذکرۃ المعجوب				
میساد و شریعہ حلق	محاسن لیاہیون	فضائل چاریار	اندھیل کلان	شمس	کل البحر
مجموعہ وظائف	طاسم الصلت	تربا قی اکبر	طاسمات عجائب	تذکرۃ القوم	تعبیر عیسوی

سوا انکاد بھی ہر قسم کی کتابیں مطبع میں موجود ہیں اور ہر قسم کا کام مطبع میں طبع ہوتا ہے نہ خیالی و غیرہ  
صاحب فرمائش کو خط کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال ساخت لکھنؤ یا دہلی یا کلاں  
و شبہی و دھاکہ و جاکام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جاسکتا ہے  
السید قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ البو تراب خان

# اعلان

اس زمان برکت آوان میں یہ مجموعہ لاجواب خیرینہ برکات  
 مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب مولوی  
 حافظ حاجی غلام محمد باولعلینہ ان صاحب نے کتب معتبرہ  
 انتخاب کر کے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس مجموعہ میں  
 جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے  
 بارہویں تک کیواسطے ایک ایک رسالہ علیہ میلاد  
 کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہویں سالہ  
 میں حال پر ملاں وفات خلاصہ کائنات لکھا گیا ہے  
 مفصلہ تعالیٰ کے بعد دیگرے طبع ہوئے اب سالہ سیزدہم  
 ہی جسکا نام منبع الاحزان فی ذکر وفات بنی آخر الزمان  
 ہو مطبع ناظمی لکھنؤ میں بعد اخذ حق تالیف و صحت  
 نسخہ اہمیر طبع ہو گیا ہے کہ کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصیدہ  
 نفر مایکین را قلم سے طلب کر لیں  
 العبد قطب الدین احمد عفا عنہ اللہ